نئے تعلیمی کمیشن کی ہدایت کے مطابق

پریکٹیکل اردو گرامر اینڈ کمپوزیشن

PART IV FOR CLASS VIII

ترمیم و نظر ثانی

پروفیسر نسیم احمد

سلور اینڈ گولڈ میڈلسٹ گورنمنٹ آف پاکستان

دہلی گورنمنٹ کالج کراچی

انوار بک ڈپو۔ امپریس مارکیٹ، صدر کراچی

عارج افسر
VIII-B

نئے تعلیمی کمیشن کی ہدایات کے مطابق

پریکٹیکل اُردو گرام

اینڈ

کمپوزیشن

Qasim Stationery Mart
Qaari Clinic Market,
Shop No. 1, III-E/7
Nazimabad, Karachi.

Part IV

آٹھویں جماعت کے طلبہ وطالبات کے لئے

ENGLISH & URDU MEDIUM SCHOOLS

☆☆☆

مؤلف: ایم۔اے سلام

م و نظر ثانی: پروفیسر نسیم احمد (دہلی گورنمنٹ کالج، کراچی)

سلور اینڈ گولڈ میڈلسٹ۔ حکومتِ پاکستان

انوار بک ڈپو

ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۳

ہمارا نیا قومی نصاب برائے جماعت ہشتم

مؤلف : ایم اے سلام

مدیر : ظہور اللہ ایم اے۔ بی۔ ٹی

الف : گرامر

۱۔ اسم نکرہ معہ اقسام

۲۔ فعل کی اقسام : لاز، متعدی، معروف، مجہول

۳۔ تمام افعال کی گردانیں

۴۔ حروف کا بیان

۵۔ سابقے اور لاحقے

ب : کمپوزیشن

۱۔ رشتہ داروں اور دوستوں کو خطوط لکھنا دعوت نامے لکھنا۔

۲۔ کاروباری خطوط لکھنا۔

۳۔ مختلف اقسام کی عرضیاں لکھنا۔

۴۔ بیانیہ، تعریضیہ اور تفکریہ قسم کے مضامین لکھنا۔

۵۔ مضمون نویسی۔

(یعنی روزمرہ کے واقعات وحالات کہانیاں لکھنا اور مشہور شخصیتوں اور جگہوں اور چیزوں کے مختصر حالات) تضادات۔ محاورات

باہتمام ایم حسن علوی کاکوروی (لکھنؤ)

فہرست مضامین

شمار	عنوان	صفحہ
۱	طلبہ سے خطاب	۵
	باب اوّل۔ گرامر	
۲	اسم نکرہ کا بیان اور اس کی قسمیں	۷
۳	اسم ظرف	۸
۴	اسم آلہ	۹
۵	اسم جمع	۹
۶	اسم صوت	۱۰
۷	ہم مصغّر	۱۰
۸	اسم مکبر	۱۰
۹	اسم صفت	۱۱
۱۰	صفت کے تین درجے	۱۱
۱۱	اسم استفہام	۱۳
۱۲	اسم کنایہ	۱۴
۱۳	مصدر اصلی و جعلی	۱۵
۱۴	اسم مشتق	۱۶
۱۵	اسم فاعل	۱۶
۱۶	اسم مفعول	۱۷
۱۷	اسم حالیہ	۱۷
۱۸	حاصل مصدر	۱۸
۱۹	اسم معاوضہ	۱۸
۲۰	مشتقیں	
	باب دوم	
۲۱	فعل کا بیان اور اس کی قسمیں	۲۱
۲۲	فعل لازم متعدی	۲۳
۲۳	فعل معروف و مجہول	۲۳
۲۴	مشتقیں	۲۷
	باب سوم	
۲۵	ماضی مطلق	۳۱
۲۶	ماضی قریب	۳۲
۲۷	ماضی بعید	۳۳

۲۸	ماضی استمراری	۳۴	۴۸	تضادات	۶۸		
۲۹	ماضی شکّی یا احتمالی	۳۵	۴۹	مترادفات	۷۲		
۳۰	ماضی تمنائی	۳۶		**باب ششم**			
۳۱	فعل مجہول کے بنانے کا قاعدہ	۳۷	۵۰	خطوط نویسی	۷۹		
۳۲	فعل مجہول کی گردانیں	۳۹	۵۱	خطوط لکھنے کا طریقہ	۸۱		
۳۳	فعل ناقص کا بیان	۴۱	۵۲	خط کا خاکہ	۸۲		
۳۴	مشقیں	۴۳	۵۳	خط و کتابت کی قسمیں	۸۵		
	چہارم باب		۵۴	پوتے کے نام	۸۹		
۳۵	حروف کا بیان اور اس کی قسمیں	۴۵	۵۵	سفارشی خطوط	۹۱		
۳۶	حروفِ اضافت	۴۶	۵۶	دعوت نامہ جواب دعوت نامہ	۹۲		
۳۷	حروفِ عطف	۴۸	۵۷	کاروباری خطوط	۹۴		
۳۸	حروفِ جار	۴۸	۵۸	سرکاری خط و کتابت	۱۰۰		
۳۹	حروف علّت	۴۹	۵۹	مشقیں	۱۰۶		
۴۰	حروف تردید	۵۰	۶۰	محاورات	۱۲۲		
۴۱	حروف تنبیہ	۵۱	۶۱	**باب ہفتم**			
۴۲	حروف تاکید	۵۲		مضمون نویسی	۱۴۲		
۴۳	حروف ندا	۵۴	۶۲	مختلف مضامین کی سرخیاں	۱۴۵		
۴۴	حروف تعجب	۵۵	۶۳	**تا**			
۴۵	حروف ایجاب	۵۶	۶۴				
۴۶	حروفِ انبساط	۵۷	۶۵	میرا پسندیدہ مشغلہ	۱۸۴		
۴۷	مشقیں	۵۸					

طلبہ سے خطاب

عزیز بچّو! عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ آپ قواعد کے مضمون سے گھبراتے ہیں اور آپ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے یا بٹھادی گئی ہے کہ قواعد ایک ایسا خشک مضمون ہے۔ جسے آپ سمجھ نہیں سکتے، اس لئے آپ اس مضمون کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے اور اپنی تمام تر توجہ صرف نصاب کی کتاب (نثر و نظم) پر لگا دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امتحان میں آپ کے نمبر بہت کم نظر آتے ہیں۔ اس لئے کہ نصاب کی کتاب سے زیادہ سے زیادہ پچیس نمبر کے سوالات آتے ہیں۔ باقی پچھتر نمبر کے سوالات تقریباً گرامر اور کمپوزیشن سے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں آگے چل کر آپ میں صحیح زبان لکھنے اور بولنے کی قابلیت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

پس آپ کی اس دشواری اور تکلیف کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہم نے اس کتاب کو حد درجہ دلچسپ اور آسان بنانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ اور ہر بات کو ایسے نئے ڈھنگ اور دلچسپ طریقے سے بیان کیا ہے کہ معمولی سمجھ کا بچہ بھی بغیر کسی دقت کے بخوبی سمجھ سکے۔

اس کتاب کی ترتیب میں ان باتوں کا خاص طور سے خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ ہر سبق میں طلبہ کو آسان سے مشکل کی طرف اور معلوم سے نامعلوم کی

طرف چلایا گیا ہے۔

۲۔ قواعد کے کسی مسئلہ کو سمجھانے میں وہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو عموماً روزمرہ بولے جاتے ہیں تاکہ آپ کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

۳۔ قواعد کے ہر اصطلاح کے ساتھ اس کا انگریزی نام بھی لکھ دیا گیا ہے۔

۴۔ ہر سبق کے بعد مختلف قسم کی مشقیں بھی دی گئی ہیں تاکہ آپ اپنی طبیعت پر زور ڈال کر ان باتوں کو بتا سکیں جنھیں آپ پڑھ چکے ہیں۔

۵۔ ہمارے خیال میں آپ قواعد اور انشاء کی دو علیٰحدہ علیٰحدہ کتابیں نہیں خرید سکتے اس لئے ایک ہی کتاب میں دونوں چیزیں یک جا جمع کر دی گئی ہیں تاکہ آپ کے والدین پر زیادہ خرچ کا بوجھ نہ پڑے۔

ہمیں دلی مسرت ہے کہ ہم نے یہ کتاب لکھ کر آپ کی صحیح خدمت سرانجام دی ہے اور کتابکو حتی الامکان مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔

کاش آپ اس کتاب کو خرید کر پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کتاب کے خریدنے کا مشورہ دیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا نہایت ضروری ہے کہ چونکہ انسان کے ساتھ غلطی اور بھوک چوک لگی ہوئی ہے۔ اس لئے اساتذہ کرام سے مؤدبانہ التماس ہے کہ جو نقائص و اغلاط اس کتاب میں پائیں ان سے براہ کرم مؤلف کو مطلع فرمائیں قبل از وقت شکریہ

"مؤلف"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

"گرامر"

بچو! تمہیں ساتویں جماعت میں بتایا گیا تھا کہ اسم کی معنوں کے لحاظ سے دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ اسم خاص یا معرفہ Proer Noun

۲۔ اسم عام یا نکرہ Common Noun

پس اس سبق میں ہم تمہیں صرف اسم عام یا اسم نکرہ کی قسموں کے متعلق بتائیں گے۔ اس لئے کہ اسم معرفہ کے متعلق تو تم ساتویں جماعت میں پڑھ چکے ہو۔

یاد رکھئے اسم نکرہ کی چھ قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ اسم ذات ۲۔ اسم صفت ۳۔ اسم استفہام ۴۔ اسم کنایہ

۵۔ اسم مصدر ۶۔ اسم مشتق، اب ہم ان چھ قسموں کا الگ الگ بیان

کریں گے آپ غور سے پڑھیں اور سمجھیں۔

پس اسم نکرہ کی پہلی قسم اسم ذات ہے۔

یہ ایسا اسم نکرہ ہے جس سے ایک قسم کی چیزوں کو دوسری قسم کی چیزوں سے الگ پہنچانا جاسکتا ہے۔ جیسے کبوتر، سورج، پانی ہوا، وغیرہ

اسم ذات کی پھر چھ قسمیں ہیں Substantive

۱۔ اسم ظرف (ظرف مکان وزماں) ۲۔ اسم آلہ ۳۔ اسم جمع
۴۔ اسم صوت ۵۔ اسم تصغیر ۶۔ اسم مکبر۔

۱۔ اسم ظرف Adverbs

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ایک وہ جو جگہ بتائے اس کو ظرف مکاں یعنی Adverbs of Place کہتے ہیں۔ جیسے گھر، مدرسہ، چمن، آفس، مکان، دکان، باغ، فلیٹ، وغیرہ۔

۲۔ دوسرے جو وقت بتائے اسے ظرف زماں یعنی Adverbs of Time کہتے ہیں جیسے صبح، شام، ہفتہ، دوپہر، وغیرہ

نوٹ : (کہاں، جہاں، وہاں، کدھر، جدھر، یہاں ظرفِ مکان ہیں مثال "تم کہاں سے کہاں پہنچ گئے")۔

"ایسے ہی، جیسے ہی ظرف زماں ہیں۔ مثال جیسے ہی تم گئے ویسے ہی وہ آگئے"

عربی ظرف مکان بھی اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ عربی "ظرف مکان میں "میم" زبر والا ہوتا ہے۔ جیسے مکتب، مسجد مجلس، مغرب، مشرق، مدرس، مکتوب، مسکن، مقتل، مدفن۔

۲۔ اسم آلہ

اوزاروں یا ہتھیاروں کے ناموں کو اسم آلہ کہتے ہیں جیسے آری ،چاقو، تلوار، توپ، جھاڑو، قینچی، پستول، چھری، چمچہ۔

عربی کے اسم آلہ بھی کثرت سے اردو میں آتے ہیں۔ عربی اسم آلہ کی "میم" زیر والی ہوتی ہے جیسے مِقراض بمعنی قینچی، میزان بمعنی ترازو، مسواک بمعنی دانتوں کا بُرش وغیرہ

۳۔ اسم جمع Collective Noun

اسم جمع ایک ہی قسم کی بہت سی چیزوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جیسے بہت سے لڑکوں کے مجموعے کا نام جماعت ہے یا بہت سے سپاہیوں کے مجموعے کو فوج کہتے ہیں۔

اسم جمع یہ ہیں: مدرسہ، جماعت، فوج، لشکر، قافلہ، ریوڑ، جلوس، بھیڑ،

قطار بیڑا، (جہازوں کا)

نوٹ : یاد رکھئے اسم جمع کا واحد نہیں ہوتا مگر ان کی جمع ہوتی ہے ہے۔ جیسے فوج سے افواج اور فوجیں، برات سے براتین وغیرہ۔

۴۔ "اسم صوت"

اسم صوت ایسا اسم جس سے کسی جان دار یا بے جان چیز کی آواز سمجھی جائے اسے اسم صوت کہتے ہیں جیسے ککڑوں کوں (مرغے کی آواز غٹر غوں (کبوتر کی آواز چھم چھم، ٹن ٹن، سائیں سائیں، بھن بھن، کوے کی کائیں کائیں، طوطے کی ٹیں ٹیں، غوں غاں (بلی کی میاؤں میاؤں وغیرہ۔

۵۔ اسم مصغّر Diminitives

اسم مصغر ایسا اسم جو چھٹائی کے معنی ظاہر کرے جیسے پیالہ سے پیالی صندوق سے صندوقچی، پنکھا سے پنکھی۔

اسم مُصغّر کی چند اور مثالیں

طاق سے طاقچہ، توپ سے توپچی، چلم سے چلمچی، روپٹہ سے روپلی۔

۶۔ "اسم مُکبّر"

اسم مکبّر ایسا اسم جو بڑائی کے معنی ظاہر کرے جیسے بات سے تبنگڑ

پگڑی سے پگڑ، چھتری سے چھتر، لکڑی سے لکڑ۔

اسم نکرہ کی دوسری قسم اسم صفت ہے Adjectives

ایسے الفاظ جن سے کسی اسم کی بھلائی یا بُرائی یا حالت یا مقدار یا تعداد ظاہر ہو اسے اسم صفت کہتے ہیں جیسے کھرا روپیہ ، کھوٹی چونی ،خوبصورت بچہ، اتنا مکھن، پانچوں۔انگلیاں مثالوں میں اچھائی ، بُرائی ،حالت، مقدار اور تعداد ظاہر ہوتی ہے۔

یاد رکھئے اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں لاتے ہیں۔ جیسے "میٹھا انگور" اس میں میٹھا صفت ہے جو موصوف سے پہلے آیا ہے۔اور انگور موصوف ہے جو صفت کے بعد آیا ہے۔جس اسم کے بارے میں کچھ بتایا جائے وہ موصوف کہلاتا ہے۔ Degrees of Comparison

صفت ذاتی کے تین درجے ہوتے ہیں۔

ا۔ تفضیل نفسی Positive Degree : اس میں کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا جیسے اقبال کا قلم اچھا ہے۔

۲۔ تفصیل بعض Comparative Degree:

اس میں ایک چیز کا دوسری چیز سے مقابلہ ہوتا ہے۔ جیسے اقبال کا قلم اسلم سے اچھا ہے۔

۳۔ تفضیل کل Superlative Degree: اس

میں کسی چیز کو اس قسم کی تمام چیزوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جیسے اقبلا کا قلم جماعت کے سب لڑکوں سے اچھا ہے۔

فارسی صفت کے درجے بھی اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے درجے کے لئے تر" اور "ترین" بڑھادیتے ہیں۔ جیسے بلند سے بلند تر، اور بلند ترین۔

تفضیل نفسی Positive Degree	تفضیل بعض Comparative Degree	تفضیل کُل Superlative Degree
قریب	قریب تر	قریب ترین
کم	کم تر	کمترین
بد	بد تر	بد ترین

بہہ (اچھا)	بہتر	بہترین
عزیز	عزیز تر	عزیز ترین
نازک	نازک تر	نازک ترین
غریب	غریب تر	غریب ترین
امیر	امیر تر	امیر ترین

اسم نکرہ کی تیسری قسم اسم استفہام ہے

اسم استفہام Interrogative Promoun

یہ ایسے اسم ہیں جو سوال کے موقعہ پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے کون، کونسا، کونسی، کون سے، کس کے، کن، کب، کہاں، کدھر کتنا، کتنی، کتنے، کے، کیا، کیسا، کیسی، کیوں اور کیونکر۔

جو جملہ استفہام یا سوال کا ہوتا ہے۔ اس کے آخر میں سوالیہ نشان اس طرح کا (؟) لکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے اقبال کب آئے گا؟

اسم استفہام کی چند اور مثالیں

۱۔ آپ کب تشریف لائے؟

۲۔ تم کو کتنے روپے چاہئیں۔

۳۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟

۴۔ اب تم کیسی ہو؟

۵۔ آپ کی کار کدھر جا رہی ہے؟

۶۔ وہ سب کہاں جا رہے ہیں؟

۷۔ ایسا کیونکر ہوا؟

۸۔ کن کن لڑکوں نے حساب کے سوال کئے؟

۹۔ تم نے یہ بات کیوں چھپائی؟

اسم نکرہ کی چوتھی قسم اسم کنایہ ہے

یہ اسم ایسے شخص یا ایسی چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو ذہن میں ہو، مگر اسے زبان سے نہ کہیں جیسے فلاں شخص، فلانا گھر، فلانی بات، عورتوں میں امکا ڈھمکا ایسا تیسا، ایرا غیرا بھی مستعمل ہیں۔

اسم نکرہ کی پانچویں قسم اسم مصدر ہے Infinitive mood

ایسا کلمہ جس میں کسی کام یا حرکت کا بیان ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے (ماضی، حال اور مستقبل) کوئی سا زمانہ نہ پایا جائے اس کو مصدر کہتے ہیں۔

مصدر کی دو قسمیں ہیں

۱۔ مصدر اصلی ۲۔ مصدر جعلی یا مصدر مرکب

مصدر اصلی: جیسے آنا، جانا، دینا، لینا وغیرہ

مصدر جعلی: جیسے شروع کرنا، تشریف لانا، آزمائش کرنا، لکچر دینا۔

مصدر کی پہچان عام طور سے یہ ہوتی ہے کہ اس کے آخر میں "نا" ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور پہچان بھی ہے۔

اول: اس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے۔

دوم: اس میں زمانہ نہیں ہوتا۔

سوم: اس کے آخر میں "نا" کو دُور کرنے کے بعد فعل امر رہ جاتا ہے۔ جیسے کھانا سے "نا" دور کیا تو "کھا" فعل امر رہ گیا۔

نوٹ: بعض اسم ایسے ہیں کہ ان کے آخر میں "نا" ہوتا ہے مگر وہ مصدر نہیں ہوتے جیسے، چونا، نانا، گنا، تگنا، دونا وغیرہ

جب مصدر جملے کے درمیان آتا ہے تو اس کی علامت "نا" "نے"

ساتھ "کون" لگا کر سوال کریں تو جواب میں فاعل معلوم ہو جاتا ہے اور اگر "کیا" اور "کس" کو لگائیں تو جواب میں مفعول حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً "جاوید آیا" اب ہم فعل "آیا" پر کون لگا کر پوچھتے ہیں۔ کون آیا جواب ہوگا۔ جاوید آیا پس یہی فعل کا فاعل ہے یا مفعول کی مثال جیسے اقبال نے شیر کو مارا، اس پر "کس" لگا کر سوال کریں تو جواب ہوگا "شیر کو مارا" پس معلوم ہوا کہ "شیر" مفعول ہے۔

فعل کی قسمیں

(معنی کے لحاظ سے)

بچّو! معنی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ فعل لازم ۲۔ فعل متعدی

۱۔ فعل لازم Intransitive Verb

ایسے فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل کو چاہے جیسے خالد گیا، فرحت ہنسی، ان جملوں میں "گیا"، "ہنسی" فعل لازم ہیں اور ان کے فاعل

"نے والی" نے والیاں لگا کر بناتے ہیں۔

اسم فاعل سماعی : وہ ہیں کہ اہلِ زبان سے جیسے سُنے گئے ہیں۔ اسی طرح استعمال کریں جیسے سُنار، چمار، کھلاڑی، لٹیرا، گڈریا، لکڑہارا، تیراک، ہونہار وغیرہ

فارسی اور عربی کے اسم فاعل اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے دانا، بینا، عالم، فاضل وغیرہ

۲۔ اسم مفعول Past Participle

اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو جیسے خریدا ہوا گھوڑا۔ لکھا ہوا مضمون۔

فارسی اور عربی مفعول بھی اردو میں مستعمل ہیں جیسے رنجیدہ، دیدہ فارسی میں اور مقتول، مجروح، مضروب عربی میں

۳۔ اسم حالیہ Present Participle

اسم حالیہ وہ اسم ہے جو فاعل Subject یا مفعول Object کی حالت ظاہر کرے جیسے مسکراتا ہوا، کھیلتا ہوا، دوڑتا ہوا وغیرہ

۴۔ حاصل مصدر Cognate Noun

حاصل مصدر جو مصدر کی کیفیت ظاہر کرے جیسے تڑپنا سے

تڑپ گھبرانا سے گھبراہٹ، ان مثالوں میں تڑپنا اور گھبرانا کی حالت اور کیفیت معلوم ہوتی ہے۔

۵۔ اسم معاوضہ

اسم معاوضہ کسی کام کی اُجرت کا نام ہوتا ہے۔ جیسے رنگوانا سے رنگوائی، سلانا سے سلائی۔ ان میں رنگوائی اور سلائی اسم معاوضہ ہیں۔ بنانا سے بنوائی، دھلوانا سے دھلائی، کمانا سے کمائی۔

مشقیں

الف :

۱۔ صفت کے کتنے درجے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی مثال دیجئے۔

۲۔ ظرف مکان بنایئے پھول، قلم، نمک

۳۔ اسم آلہ بنایئے۔ جھولنا، پھونکنا، چھاننا۔

۴۔ اسم مصغر بنایئے۔ باغ، مشک، لوٹا، صندوق۔

۵۔ اسم مکبر بنایئے۔ مگس، راہ، بات، پگڑی

۶۔ مصدر پڑھنا سے اسم فاعل اور اسم مفعول بنایئے۔

۷۔ بنوانا، سلوانا، رنگوانا، دھلوانا سے اسم معاوضہ بنایئے۔

ب : قواعد اردو کے اعتبار سے مندرجہ ذیل الفاظ کیا ہیں؟

۱۔ چھم چھم ۲۔ مکھڑا ۳۔ چرواہا ۴۔ ٹکسال ۵۔ پھکنی ۶۔ کٹھر۔

۲۔ اسم تصغیر بنایئے۔ بچہ، سانپ، ڈبہ

۳۔ حاصل مصدر بنایئے۔ کھیلنا، چلنا، پڑھنا

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ گرامر میں کیا ہیں؟

مدرسہ، چاقو، کائیں کائیں، صبح، شام، ہونہار، ہفتہ، دوپہر، لونڈیا، ڈاکخانہ

ج : قواعد اردو کے اعتبار سے ذیل کے جن جملوں پر خط کھینچے گئے ہیں وہ کیا ہیں؟

۱۔ مینہ چھم چھم برستا ہے۔

۲۔ سلیم میاں! ذرا ڈاکخانہ سے لفافہ لے آؤ۔

۳۔ بلقیس بغیر بیلن کے روٹی نہیں پکا سکتی۔

۴۔ فیرہ کا کیا چاند سا مکھڑا ہے۔

۵۔ احمد زید ہنستا ہوا میرے پاس آیا۔

باب دوم

فعل Verb

بچّو! یہ تو آپ کو علم ہی ہے کہ کلمے کی دوسری قسم فعل ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم فعل کی قسمیں بیان کریں یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہر جملے میں ایک فعل ضروری ہوتا ہے۔ فعل کے بغیر کوئی جملہ بن ہی نہیں سکتا۔ اس کے بعد آپ یہ بھی جان لیں کہ ہر جملہ میں ہر فعل کا کوئی کرنے والا بھی ہوتا ہے اس کو فاعل Subject کہتے ہیں مثلاً جاوید نے پڑھا۔ اس کے جملے میں "پڑھا" فعل ہے اور فعل کا فاعل (کرنے والا) جاوید ہے اور فاعل کا فعل جس پر واقع ہوتا ہے وہ مفعول Object ہوتا ہے۔ جیسے جاوید نے مضمون لکھا" اس جملے میں "لکھا" فعل ہے اور اس کا فاعل جاوید ہے اور "مضمون" مفعول ہے۔ کیونکہ اسی پر فعل واقع ہوا ہے۔ (یعنی کام ہوا ہے)

فاعل اور مفعول کو پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اگر فعل کے

ساتھ "کون" لگا کر سوال کریں تو جواب میں فاعل معلوم ہو جاتا ہے اور اگر "کیا" اور "کس" کو لگائیں تو جواب میں مفعول حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً "جاوید آیا" اب ہم فعل "آیا" پر کون لگا کر پوچھتے ہیں۔ کون آیا جواب ہوگا۔ جاوید آیا پس یہی فعل کا فاعل ہے یا مفعول کی مثال جیسے اقبال نے شیر کو مارا، اس پر "کس" لگا کر سوال کریں تو جواب ہوگا "شیر کو مارا" پس معلوم ہوا کہ "شیر" مفعول ہے۔

فعل کی قسمیں

(معنی کے لحاظ سے)

بچو! معنی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ فعل لازم ۲۔ فعل متعدی

۱۔ فعل لازم Intransitive Verb

ایسے فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل کو چاہے جیسے خالد گیا، فرحت ہنسی، ان جملوں میں "گیا" "ہنسی" فعل لازم ہیں اور ان کے فاعل

خالد اور فرحت ہیں۔ ان جملوں میں مفعول کی ضرورت نہیں۔

۲۔ فعل متعدی Transitive Verb

ایسے فعل کو کہتے ہیں جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے۔ جیسے اقبال نے خط لکھا۔ تم کتاب لائے۔ ان جملوں میں "لکھا" اور "لائے" فعل متعدی ہیں۔ ان کے فاعل "اقبال" اور "ضمیر" تم ہیں۔ اور مفعول "خط" اور "کتاب" ہیں۔

اگر ہم صرف یہ کہیں کہ اقبال نے لکھا یا تم لائے تو جملہ پورا نہیں ہوگا۔ سننے والا سوال کرے گا کہ کیا لکھا یا کیا لائے جس کا جواب ہوگا۔ خط اور کتاب۔ بس یہ دونوں مفعول ہیں۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ کیا اور کس کے جواب میں مفعول حاصل ہوتا ہے۔

فعل کی قسمیں

(فاعل کے لحاظ سے)

فاعل کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ فعل معروف Active Voice

۲۔ فعل مجہول Passive Voice

۱۔ فعل معروف Active Voice

ایسے فعل کو کہتے ہیں کہ فعل کے ساتھ اس کے فاعل کا بھی ذکر کیا جائے۔ جیسے بلقیس نے کتاب پڑھی۔ اس جملے کا فاعل بلقیس ہے جس کا ذکر فعل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۔ فعل مجہول Passive Voice

ایسے فعل کو کہتے ہیں کہ فعل کے ساتھ اس کے فاعل کا ذکر نہ کیا جائے بلکہ اس کے بجائے یہ بتایا جائے کہ فعل کا اثر کس پر ہوا ہے۔ جیسے "کتاب پڑھی گئی"۔ اس جملے میں فاعل کا نام نہیں ہے اور نہ فعل کے ساتھ اس کے فاعل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ پڑھنے والا کون ہے۔

پس جس فعل کا فاعل معلوم ہو وہ فعل معروف کہلاتا ہے اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول ہوتا ہے۔

معروف کے معنی معلوم اور مجہول کے معنی نامعلوم کے ہیں۔

نوٹ: فعل لازم ہمیشہ معروف ہوتا ہے۔ اس سے مجہول نہیں

بنایا جاتا ہے۔

فعل متعدی مجہول کے مفعول کو نائب فاعل کہتے ہیں۔ جیسے کتاب پڑھی گئی میں کتاب نائب فاعل ہے۔

فعل کی قسمیں

(بناوٹ کے لحاظ سے)

بناوٹ کئے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ ماضی Past Tense

۲۔ حال Present Tense

۳۔ مستقبل Future Tense

۴۔ مضارع Aorist Tense

۵۔ امر Imperative Tense

۶۔ نہی Prohibitive Tense

ان چھ قسموں میں سے آپ ماضی، حال اور مستقبل کے متعلق تو جانتے ہیں۔

۱۔ **فعل ماضی :** وہ ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے جیسے آیا، گیا، کھایا۔

۲۔ **فعل حال :** جس میں موجدہ زمانہ پایا جائے۔ جیسے آتا ہے، لکھ رہا ہے۔

۱۔ وہ اسکول جاتا ہے، ۲۔ امجد کھانا کھاتا ہے، ۳۔ وہ روتی ہے، ۴۔ تم پڑھ رہے ہو، ۵۔ میں جاگ رہا ہوں، ۶۔ وہ سو رہے ہیں۔

۳۔ **فعل مستقبل :** جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے جیسے آئے گا۔ پڑھے گا

۴۔ **فعل مضارع :** جس سے موجودہ اور آئندہ دونوں زمانے سمجھے جا سکیں جیسے سلیم سے کہو کہ ابھی پڑھے اس جملے میں پڑھے سے موجودہ اور آئندہ دونوں زمانے سمجھے جا سکتے ہیں۔

۵۔ **فعل امر :** وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا حکم معلوم ہو۔ جیسے آؤ،

پڑھو، کھیلو، دیکھو، جاؤ، سناؤ، بجاؤ، سکھاؤ، بیچو، جاؤ، پڑھاؤ۔

۱۔ **فعل نہی** : وہ فعل ہے جو کسی کام سے منع کرنے کے لئے بولا جائے جیسے نہ آؤ، نہ جاؤ، مت پڑھو۔

اب آپ فعل کی ان چھ قسموں کو غور سے دیکھئے اور پہچانئے

۱۔ لایا	فعل ماضی
۲۔ لاتا ہے	فعل حال
۳۔ لائے گا	فعل مستقبل
۴۔ لائے	فعل مضارع
۵۔ لا	فعل امر
۶۔ نہ لا، مت لا	فعل نہی
۷۔ نہ جا، مت کھا	فعل نہی
۸۔ بُری بات مت سن	فعل نہی
۹۔ وہاں مت جا	فعل نہی
۱۰۔ غریب کو مت ستا	فعل نہی

مشقیں

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں سے فعل لازم اور فعل متعدی الگ الگ چن کر لکھئے۔

الف :

۱۔ محمد احسن نے کیلا کھایا

۲۔ خالد گیا

۳۔ سلمہ ہنسی

۴۔ فرحت نے گڑیا خریدی۔

۵۔ اکبر دوڑا

۶۔ حمید نے سبق پڑھا۔

ب : نیچے دیئے ہوئے جملوں میں سے فعل معروف اور فعل مجہول الگ الگ چھانٹئے۔

۱۔ شیر مارا گیا۔

۲۔ میں نے کتاب پڑھی۔

۳۔ سیب کھائے گئے۔

۴۔ ارشد نے بلّی پکڑی۔

۵۔ احمد نے پنسل خریدی۔

۶۔ مچھلیاں پکڑی گئیں۔

ج : نیچے کے جملوں میں فعل ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر اور نہی بتایئے۔

ماں نے بیٹے سے کہا کہ سلیم محنت کرو اور دل لگا کر پڑھا کرو۔ شریر بچوں کی صحبت میں مت بیٹھو، ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی صحبت میں رہ کر خراب ہو جاؤ۔ ہاں اپنے چھوٹے بھائی سے کہو کہ ابھی اور پڑھے۔ بیٹے نے کہا، امی جان انہوں نے کتاب تو پڑھ لی ہے۔ اب سوال نکال رہے ہیں۔ اس کے بعد شام کو اپنے اسکول کرکٹ کھیلنے جائیں گے۔

د : فعل لازم اور فعل متعدی کی تین تین مثالیں اپنے جملوں میں استعمال کیجئے اور چار چار جملوں فعل معروف اور فعل مجہول کے لکھئے۔

☆☆☆☆☆

باب سوم
فعل ماضی کی قسمیں

آپ ساتویں جماعت کی کتاب میں پڑھ چکے ہیں کہ زمانے تین ہوتے ہیں اور زمانے کے لحاظ سے فعل کی اصل میں تین قسمیں ہوتی ہیں (ماضی، حال، مستقبل) مگر مضارع اور نہی کو بھی ان تین قسموں یعنی (ماضی، حال، مستقبل) میں شامل کر دیا جاتا ہے اس لئے کہ فعل مضارع کا حال اور مستقبل دونوں سے تعلق ہوتا ہے۔ اگرچہ بناوٹ کے لحاظ سے اسے فعل کی ایک علیحدہ قسم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح فعل امر اور نہی بھی زمانے کے لحاظ سے زمانۂ حال سے تعلق رکھتے ہیں لو زمانۂ حال کے تحت آتے ہیں۔

ہم ہر فعل کی تعریف اور اس کے بنانے کی ترکیب ساتویں جماعت کی کتاب میں بیان کر آئے ہیں۔ لہٰذا اب ہم صرف فعل ماضی کی قسمیں بیان کریں گے۔ ماضی کی چھ قسمیں ہوتی ہیں اور ان چھ قسموں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ ماضی مطلق Past Indefinite Tense

۲۔ ماضی قریب	Past Continuoues
۳۔ ماضی بعید	Past Perfect Tense
۴۔ ماضی استمراری یا ناتما	Past Imperfect Tense
۵۔ ماضی احتمالی یا	Dubious Tense
۶۔ ماضی تمنائی یا شرط	Past Conditional Tense

انگریزی میں اس کا کوئی خاص نام نہیں ؟

(۱) ماضی مطلق

Past Indefinite Tense

فعل ماضی مطلق۔وہ ماضی ہے جس سے صرف یہ پایا جائے کہ کام گزرے ہوئے زمانہ میں ہوا ہے۔ مگر یہ زمانہ گذشتہ قریب اور بعید (زمانہ نزدیک اور دور) کو نہیں بتاتا۔ جیسے لایا، کھایا، پڑھا۔

بنانے کا قاعدہ

مصدر کی علامت "نا" دور کر کے اگر آخر میں الف یا واؤ باقی رہے تو "یا" بڑھا دیتے ہیں۔ ورنہ "الف" جیسے کھانے سے کھایا۔ رونا سے رویا اور پڑھنا سے پڑھا۔

ماضی مطلق کی گردان اس طرح کی جائے گی

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ گیا	وہ گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے
مؤنث	وہ گئی	وہ گئیں	تو گئی	تم گئیں	میں گئی	ہم گئے

نوٹ: جانا، کرنا، ہونا، لینا، دینا، چھونا وغیرہ اس قاعدہ سے علیحدہ

ہیں۔ان کی ماضی جانا سے گیا۔ کرنا سے کیا، ہونا سے ہوا، لینا سے لیا، دینا سے دیا، اور چھونا سے چھوا، آئے گی۔ یہ سب خلافِ قاعدہ بنتی ہیں۔

(۲) ماضی قریب

Present Perfect Tense

فعل ماضی قریب: وہ فعل ماضی ہے جس سے یہ پایا جائے کہ کوئی کام قریب کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہوا ہے۔ جیسے کھایا ہے۔ پڑھا ہے۔ لایا ہے۔

بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر میں "ہے" بڑھا دیتے ہیں۔ ماضی قریب کی گردان اس طرح کی جائے گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ گیا ہے	وہ گئے ہیں	تو گیا ہے	تم گئے ہو	میں گیا ہوں	ہم گئے ہیں

مؤنث	وہ گئی ہے	وہ گئی ہیں	تو گئی ہے	تم گئی ہو	میں گئی ہوں	ہم گئے ہیں

(۳) ماضی بعید

Past Perfect

فعل ماضی بعید : وہ فعل ماضی ہے جس سے کوئی کام دور کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو۔ جیسے آیا تھا، کھایا تھا۔ لایا تھا۔

بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے بعد "تھا" بڑھا دیتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی کرتے ہیں کہ مصدر سے "نا" دور کر کے "چکا تھا" لگا دیتے ہیں۔ جیسے وہ لکھ چکا تھا۔ وہ پڑھ چکا تھا۔

ماضی بعید کی گردان اس طرح کی جائے گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ گیا تھا	وہ گئے تھے	تو گیا تھا	تم گئے تھے	میں گیا تھا	ہم گئے تھے

مؤنث	وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	تو گئی تھی	تم گئی تھیں	میں گئی تھی	ہم گئے تھے

(۴) ماضی استمراری یا ناتمام

Past Imperfect Tense

ماضی استمراری : وہ ماضی ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ کام گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار ہوتا رہا ہے۔ جیسے پڑھتا تھا، لکھتا تھا، کھاتا تھا، پڑھا کرتا تھا، یا لایا گیا، رویا کیا۔

بنانے کا قاعدہ

مصدر کی علامت "نا" دور کر کے "تا تھا" لگا دیتے ہیں۔ جیسے لانا سے لاتا تھا۔ پڑھنا سے پڑھتا تھا۔ کبھی ماضی مطلق کے بعد "کیا" اور کرتا تھا لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے سویا کرتا تھا، سویا گیا، رویا کیا وغیرہ۔

ماضی استمراری کی گردان اس طرح کی جائے گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ جاتا تھا	وہ جاتے تھے	تو جاتا تھا	تم جاتے تھے	میں جاتا تھا	ہم جاتے تھے

مؤنث	وہ جاتی تھی	وہ جاتی تھیں	تو جاتی تھی	تم جاتی تھیں	میں جاتی تھی	ہم جاتے تھے

(۵) ماضی احتمالی یا شکّی

Dubious Tense

ماضی شکی وہ ماضی ہے جس میں کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں شک پایا جائے۔ جیسے وہ گیا ہو گا۔ وہ لایا ہو گا۔

نانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر میں "ہو گا" بڑھا دیتے ہیں جیسے کھایا سے کھایا ہو گا۔

ماضی شکّی کی گردان اس طرح کی جائے گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ گیا ہو گا	وہ گئے ہوں گے	تو گیا ہو گا	تم گئے ہو گے	میں گیا ہوں گا	ہم گئے ہوں گے

مؤنث	وہ گئی ہو گی	وہ گئی ہوں گی	تو گئی ہو گی	تم گئی ہوں گی	میں گئی ہوں گی	ہم گئے ہوں گے

(۶) ماضی تمنائی یا شرطی

Past Conditional

ماضی تمنائی وہ فعل ماضی ہے جس میں تمنا یا شرط پائی جائے جیسے اگر وہ محنت کرتا تو پاس ہو جاتا۔ کاش وہ آتا۔ اگر تم پڑھتے تو میں تم سے خوش ہوتا۔

بنانے کا قاعدہ

مصدر کی علامت "نا" دور کر کے "تا" بڑھا دیتے ہیں جیسے لکھتا پڑھتا وغیرہ۔
ماضی تمنائی کی گردان اس طرح کی جائے گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وہ جاتا	وہ جاتے	تو جاتا	تم جاتے	میں جاتا	تم جاتے
مؤنث	وہ جاتی	وہ جاتیں	تو جاتی	تم جاتیں	میں جاتی	ہم جاتے

فعل ماضی مجہول

بچو! پچھلے سبقوں میں جو گردانیں لکھی گئی ہیں وہ سب فعل معروف
گردانیں تھیں۔ اب ہم ہر ماضی معروف سے ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ
گردانیں تحریر کریں گے۔ یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل مجہول صرف
دی مصدر ہی سے بن سکتا ہے۔ کیوں کہ مصدر لازم کا مفعول کو ہی نہیں
ا اور قواعد میں ایسے فعل مجہول کے مفعول کو نائب فاعل
اتا ہے۔ جیسے "کتاب پڑھی گئی" اس میں "پڑھی گئی" فعل متعدی ہے
اس کا فاعل معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے۔ پڑھنے کا کام کتاب پر
ہے۔ اس لئے کتاب مفعول ہے پس قواعد میں ایسے مفعول کو نائب فاعل
ہیں۔ اور ایسے فعل کو جس کا فاعل جملے میں معلوم نہ ہو۔ فعل مجہول
یں (مجہول کے معنی نامعلوم کے ہیں)

مجہول بنانے کا قاعدہ

پہلے مصدر سے فعل ماضی مطلق بنایئے اور اس کے ساتھ ہی

"جانا" مصدر سے فعل مجہول کے مقابلہ کا فعل معروف بنا کر لگا دیجئے۔ فعل مجہول بن جائے گا جیسے "مارنا" مصدر سے ماضی مطلق "مارا" اور "جانا" مصدر سے فعل معروف "گیا" بنے گا۔ پس ان دونوں یعنی "مارا" اور "گیا" کو ملا دینے سے فعل مجہول "مارا گیا" بن جائے گا۔

اب ہم آپ کو سمجھانے کے لئے نیچے ایک نقشہ بھی بنا دیتے ہیں اس کو غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ ہر ماضی سے فعل مجہول کس طرح سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے مصدر "مارنا"

فعل	مارنا سے ماضی مطلق معروف	جانا سے فعل معروف	فعل مجہول بن جائے گا
۱۔ ماضی مطلق	مارا	گیا	مارا گیا
۲۔ ماضی قریب	مارا	گیا ہے	مارا گیا ہے
۳۔ ماضی بعید	مارا	گیا تھا	مارا گیا تھا
۴۔ ماضی استمراری	مارا	جاتا تھا	مارا جاتا تھا
۵۔ ماضی شکی	مارا	گیا ہو گا	مارا گیا ہو گا
۶۔ ماضی تمنائی	مارا	جاتا	مارا جاتا

فعل مجہول کی گردانیں اس طرح کی جائیں گی

فعل	حالت	تعداد	مذکر	مؤنث
ماضی مطلق مجہول	غائب	واحد	وہ مارا گیا	وہ ماری گئی
		جمع	وہ مارے گئے	وہ ماری گئیں
	حاضر	واحد	تو مارا گیا	تو ماری گئی
		جمع	تم مارے گئے	تم ماری گئیں
	تکلم	واحد	میں مارا گیا	میں ماری گئی
		جمع	ہم مارے گئے	ہم مارے گئے
ماضی قریب مجہول	غائب	واحد	وہ مارا گیا ہے	وہ مارے گئے ہیں
		جمع	وہ مارے گئے ہیں	وہ ماری گئی ہیں
	حاضر	واحد	تو مارا گیا ہے	تو ماری گئی ہے
		جمع	تم مارے گئے ہو	تم ماری گئی ہو
	تکلم	واحد	میں مارا گیا ہوں	میں ماری گئی ہوں
		جمع	ہم مارے گئے ہیں	ہم ماری گئی ہیں

فعل	حالت	تعداد	مذکر	مؤنث
ماضی بعید مجہول	غائب	واحد	وہ مارا گیا تھا	وہ ماری گئی تھی
		جمع	وہ مارے گئے تھے	وہ ماری گئی تھیں
	حاضر	واحد	تو مارا گیا تھا	تو ماری گئی تھی
		جمع	تم مارے گئے تھے	تم ماری گئی تھیں
	تکلم	واحد	میں مارا گیا تھا	میں ماری گئی تھی
		جمع	ہم مارے گئے تھے	ہم مارے گئے تھے
ماضی استمراری مجہول	غائب	واحد	وہ مارا جاتا تھا	وہ ماری جاتی تھی
		جمع	وہ مارے جاتے تھے	وہ ماری جاتی تھیں
	حاضر	واحد	تو مارا جاتا تھا	تو ماری جاتی تھی
		جمع	تم مارے جاتے تھے	تم ماری جاتی تھیں
	تکلم	واحد	میں مارا جاتا تھا	میں ماری جاتی تھی
		جمع	ہم مارے جاتے تھے	ہم مارے جاتے تھے
ماضی شکی مجہول	غائب	واحد	وہ مارا گیا ہو گا	وہ ماری گئی ہو گی
		جمع	وہ مارے گئے ہوں گے	وہ ماری گئی ہوں گی
	حاضر	واحد	تو مارا گیا ہو گا	تو ماری گئی ہو گی
		جمع	تم مارے گئے ہو گے	تم ماری گئی ہوں گی
	تکلم	واحد	میں مارا گیا ہوں گا	میں ماری گئی ہون گی
		جمع	ہم مارے گئے ہوں گے	ہم مارے گئے ہوں گے

فعل مجہول	غائب	واحد	وہ مارا جاتا	وہ ماری جاتی
		جمع	وہ مارے جاتے	وہ ماری جاتیں
	حاضر	واحد	تو مارا جاتا	تو ماری جاتی
		جمع	تم مارے جاتے	تم ماری جاتیں
	متکلم	واحد	میں مارا جاتا	میں ماری جاتی
		جمع	ہم مارے جاتے	ہم مارے جاتے

فعل ناقص

Incomplete Verbs

آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ فعل لازم کو صرف فاعل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے محمود آیا، اسلم ہنسا، مگر بعض افعال لازم ایسے بھی ہیں جو فاعل سے مل کر پورے معنی نہیں دیتے بلکہ پورا مطلب ادا کرنے کے لئے ان کو کسی دوسرے لفظ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ دوسرا لفظ مفعول نہیں

ہوتا۔اس لئے کہ فعل لازم کا مفعول تو ہو ہی نہیں سکتا۔پس یہ دوسرا لفظ فاعل کے بارے میں کچھ خبر بتاتا ہے۔ایسے افعال کو "افعال ناقصہ" کہتے ہیں۔جیسے کلیم ڈاکٹر بن گیا تم حکیم ہو،وہ مصنف ہے۔

دیکھئے ان جملوں میں "بن گیا""ہو" اور "ہے" افعال ناقصہ ہیں۔فعل ناقص کے فاعل کو اسم کہتے ہیں اور پورا مطلب ادا کرنے کے لئے جس لفظ کا وہ محتاج ہوتا ہے۔اسے خبر یعنی Complement کہتے ہیں۔

پس ان جملوں میں کلیم ،وہ ، تم ، کو بجائے فاعل کے "اسم" کہیں گے۔اور ڈاکٹر، حکیم، مصنف کو خبر کہیں گے۔

نوٹ : اردو میں ہے۔ہو، ہیں۔ہوں، تھا۔تھے تھی، تھیں۔ہمیشہ فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ان کے علاوہ عام طور پر ان مصدروں کے فعل، فعل ناقص کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔۔ ہونا، نکلنا، رہنا، نظر آنا، دکھائی دینا، پڑھنا، لگنا،، وغیرہ وغیرہ۔

مشقیں

الف : ذیل کے مصدروں سے ماضی استمراری بنائیے۔

رونا، کھانا، پڑھنا، لکھنا۔

۲۔ فعل بعید بنانے کا کیا قاعدہ ہے ؟

۳۔ ذیل کے فعل متعدی معروف کو مجہول میں تبدیل کیجئے۔

مقرر کیا، بچالیا، قدر کی، رکھا، دلائی۔

۴۔ جانا، کرنا، ہونا، لینا، دینا، چھونا سے ماضی مطلق معروف بنائیے۔

ب : ذیل کے چار جملوں میں ماضی مطلق، قریب، بعید اور شکی لگائیے۔

۱۔ چیل نے گھونسلہ.....

۲۔ مرغی نے انڈے.....

۳۔ مزدوروں نے دیوار.....

۴۔ طلبہ نے امتحان.....

ج : "جانا" مصدر سے ذیل کے صیغے بنائیے۔

۱۔ ماضی شرطیہ جمع غائب مذکر

۲۔ فعل حال واحد حاضر مؤنث

۳۔ فعل امر جمع حاضر مذکر

۴۔ فعل مستقبل جمع متکلم مذکر

"لانا" مصدر سے ذیل کے صیغے بنائیے۔

۱۔ فعل حال واحد مذکر حاضر۔

۲۔ ماضی مطلق مجہول جمع مؤنث غائب۔

۳۔ ماضی بعید واحد متکلم مذکر۔

۴۔ ماضی شکیہ جمع متکلم مؤنث

باب چہارم

حروف : Article

آپ یہ تو جانتے ہیں کہ کلمے کی تیسری قسم حرف ہے کلمے کی پہلی اور دوسری قسم اسم اور فعل کا بیان ہو چکا ہے۔ اب ہم یہاں تیسری قسم یعنی حرف کا بیان کریں گے۔

حرف وہ کلمہ ہے ج واکیلا معنی نہیں دیتا، اس کے معنی اس وقت سمجھ میں آتے ہیں۔ جب وہ کسی دوسرے کلمے کے ساتھ آتا ہے اور یہ دوسرا کلمہ زیادہ تر اسم ہوتا ہے جیسے اقبال کراچی سے لاہور تک گیا۔ کتاب میز پر رکھو۔ دوات میں روشنائی ڈالو۔

ان مثالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر حرف کے ہم اپنے خیالات کو اچھی طرح ظاہر نہیں کر سکتے۔ اگر حرف نہ ہو تو ہمارا کلام بے لطف اور بے معنی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر آپ ان مثالوں سے حروف نکال دیں گے تو جملے بے جوڑ اور کانوں کو برے معلوم ہوں گے۔

حروف کی قسمیں

Kinds of Article

(۱) حروف اضافت : حروف اضافت وہ حرف ہے جو دو اسموں کا باہمی تعلق اور لگاؤ ظاہر کرے جیسے پاکستان کا جھنڈا۔ بلقیس کی کتاب ناصر کے روپے ۔دیکھئے ان جملوں میں "کا، کی ، کے " حروف اضافت کہلاتے ہیں۔اس لئے کہ ان سے دو اسموں کا تعلق اور لگاؤ ظاہر ہو رہا ہے۔یاد رکھئے جس چیز کو نسبت دی جاتی ہے وہ مضاف ہوتی ہے او جس کی طرف نسبت دیتے ہیں اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔

پس ان مثالوں میں حرفِ اضافت سے پہلے جو اسم آئے ہیں۔وہ مضاف الیہ ہیں۔اور جو حرفِ اضافت کے بعد آئے ہیں وہ مضاف ہیں۔

ضمیر کے ساتھ اضافت

اسم ضمیر مخاطب اور متکلم کے ساتھ حروف اضافت (کا، کی، کے) نہیں آتے۔ان کی بجائے (را، ری، رے) لگا دیتے ہیں۔جیسے ہمار

لپاکستان، تیرا بھائی وغیرہ۔

واحد مخاطب : تیرا، تیری، تیرے۔

واحد متکلم : میرا، میری، میرے۔

جمع مخاطب : تمہارا، تمہاری، تمہارے۔

جمع متکلم : ہمارا، ہماری، ہمارے۔

اگر مضاف الیہ آپ ہو تو ایسی صورت میں اضافت کے لئے (نا، نی، نے) بھی استعمال کرتے ہیں جیسے اپنا ملک، اپنی کتاب، اپنے ہاتھ وغیرہ۔

نوٹ : فارسی کی اضافت بھی اردو میں استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے "زمینِ پاکستان" یعنی پاکستان کی زمین، غور کرو تو معلوم ہوگا کہ پہلے اسم کے نیچے "زیر" دے دیتے ہیں۔ یہی زیر (کا، کی، کے) کے معنی دیتا ہے۔ مگر جب مضاف یعنی (پہلے اسم) کا آخری حرف (ہ) ہو تو زیر کی جگہ ہمزہ لاتے ہیں۔ جیسے لالۂ صحرا یا نالۂ بلبل، وعدۂ فردا وغیرہ

(۲) حروف عطف

Conjunction

اردو میں عام طور پر حروف عطف یہ ہیں، اور، و، پھر، بھی، نیز، چونکہ عربی میں ملانے کو عطف کہتے ہیں اس لئے حروف کو جو دو اسموں کو ملائیں حروف عطف کہتے ہیں۔ جیسے رشید اور اسلم ایک ہی درجے میں پڑھتے ہیں۔ اسلم دن ورات محنت کرتا ہے۔ ان دونوں جملوں میں غور کیجئے۔ پہلے جملے میں رشید کے ساتھ اسلم کو ملانے کے لئے "اور" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور دوسرے جملے میں اس مطلب کے لئے "و" لایا گیا ہے۔

پس حروف عطف وہ حرف ہے جو کلموں اور جملوں کو ملانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے حرف عطف سے پہلے کا فقرہ معطوف علیہ اور اس کے بعد کا معطوف کہلاتا ہے۔

۳۔ حروف جار Preposition

اکبر لاہور سے کراچی تک گیا، دوات میز پر رکھو، چائے دانی میں

چائے ڈال دو، ان مثالوں میں (سے، تک، پر، میں) ہر ایک حرف اسم کے بعد آیا ہے اور یہ حرف ان اسموں کو فعل کی طرف کھینچتے ہیں۔ اس لئے ان کو حروف "جار" کہتے ہیں (جار کے معنی عربی میں کھینچنے والا کے ہیں۔

حرف جار سے پہلے جو اسم آتا ہے اس کو مجرور کہتے ہیں۔ پس حرف جار وہ حرف ہے ج و کسی اسم کے بعد آکر اس کا تعلق فعل سے پیدا کرے جیسے۔ سے، تک، پر، میں وغیرہ۔

عام طور پر حروف جار یہ ہیں۔

میں، سے، تک، پر، اوپر، اندر، بیچ، درمیان، کے واسطے، کے لئے، نیچے، تلے، آگے، پیچھے، پاس، ساتھ، سمیت۔

مثالیں : میرے ساتھ آؤ (لفظ : ساتھ حرف جار ہے)

۲۔ میز کے نیچے بلی ہے (لفظ : نیچے حرف جار ہے)

۴۔ حروف علّت Consitive

۱۔ میں مدرسہ نہ جاؤں گا کیوں کہ میرے سر میں درد ہے۔

۲۔ حمید تمہارے یہاں نہ آئے گا۔ اس لئے کہ وہ تم سے خفا ہے۔

۳۔ چائے بد مزہ ہے اس وجہ سے کہ اس میں دودھ کم ہے۔

ان مثالوں میں مدرسہ نہ جانے کا سبب سر کا درد ہے۔ حمید کے نہ آنے کا سبب اس کا خفا ہونا ہے اور چائے کے بد مزہ ہونے کا سبب دودھ کی کمی ہے یہ سبب (کیونکہ، اس لئے، اور اس وجہ سے) ظاہر ہوتے ہیں۔

پس ایسے حرف کو حرفِ علت کہتے ہیں (علت کے معنی سبب کے ہیں)

حرف علت وہ حرف ہے جو سبب ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے جیسے کیونکہ، اس لئے، تاکہ چونکہ، اس واسطے، لہذا وغیرہ

نوٹ : جس جملے کے شروع میں حرف علت آتا ہے اس جملے کو علت کہتے ہیں اور دوسرا جملہ معلول (یعنی جس کی علت بیان کی گئی ہو) کہلاتا ہے۔

۵۔ حروف تردید Contradictory Articles

۱۔ اکرام کو بلاؤ یا خود وہاں چلے جاؤ۔

۲۔ تم جاؤ یا نہ جاؤ میں ضرور جاؤں گا۔

۳۔ تم مانو یا نہ مانو۔ میں اس کی بات ضرور مانوں گا۔

ان مثالوں میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں اور مخاطب کو اختیار ہے کہ دونوں باتوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے اور جس کو چاہے رد کرے۔ یہ مطلب "یا" کے استعمال سے نکل رہا ہے پس ایسے حروف کو جن کے ذریعے

دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا مطلب نکلے حرف تردید کہتے ہیں۔

حرف تردید یہ ہیں۔

یا، خواہ، چاہے، کہ

مثالیں

۱۔ "یا" آؤ یا جاؤ۔

۲۔ "خواہ" یہ قلم لو خواہ وہ قلم لو۔

۳۔ "چاہے" چاہے پڑھو چاہے لکھو۔

۴۔ "کہ" چلتے ہو کہ نہیں۔

(۶) حروف تنبیہ Reprimands

حروف تنبیہ دھمکانے ڈرانے خبردار کرنے یا کسی بری بات سے روکنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں جیسے ہیں یہ کیا کیا، ہوں ایسا مت کرو، دیکھو قلم ٹوٹ نہ جائے، رکو! آگے مت جانا۔

پس معلوم ہوا کہ حرف تنبیہ وہ حرف ہے جو دھمکانے، اور خبردار کرنے کے موقع پر بولا جائے۔

حرفِ تنبیہ یہ ہیں : ہیں، ہوں، ہاں، دیکھو، سنو، سنو جی، سنو تو سہی، خبردار وغیرہ۔

حرف تنبیہ کی چند اور مثالیں

۱۔ ٹھہرو! آگے گڑھا ہے

۲۔ جھگڑا مت کرو

۳۔ دیکھو! آگے خطرہ ہے۔

۴۔ خبردار آگے نہ بڑھنا۔

۵۔ ہاں ہاں! میں نے تمہاری بات سن لی۔

۶۔ سنو! تمہاری والدہ صاحبہ کیا کہہ رہی ہیں۔

۷۔ سنو تو سہی! یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

(۷) حرف تاکید Injunctions

ایسے کلمے جو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں حروف تاکید کہلاتے ہیں۔ جیسے خالد میاں آج ضرور آجائیں گے۔ دیکھئے اس جملے میں "ضرور" کا لفظ بات میں زور پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اسی کو حرف تاکید کہتے ہیں۔

ہماری زبان میں عام طور پر یہ حروف تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

ضرور، بالضرور، بے شک، بلاشبہ، ہر گز، کبھی، زنہار، مطلق، بالکل، اصلاً، بھول کر، سب کے سب، تمام کل، سراسر، سر تاپا، ہو بہو، بعینہ، آپ، خود وغیرہ۔ "آپ" اور خود "ضمیروں کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے میں خود وہاں گیا تھا۔ اس نے آپ کہا تھا۔

حروف تاکید کی چند اور مثالیں جملوں میں

۱۔ منّے بھائی کے پاس ضرور جانا

۲۔ بے شک، یہ ایک نیک کام ہے۔

۳۔ گندی گلی سے ہر گز نہ گزرنا۔

۴۔ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔

۵۔ یہ بات تم بالکل بھول گئے۔

۶۔ اصلاً قصور تمہارا ہے۔

۷۔ یہ تصویر ہو بہو تم سے ملتی ہے۔

ہو بہو اور بعینہ تشبیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے بعینہ وہی چیز ہے۔ یہ ہو بہو ویسا ہی ہے۔

نوٹ : الفاظ جملے کی تکرار بھی تاکید کا فائدہ دیتی ہے جیسے رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہے، گھر گھر یہی رونا پڑا ہوا ہے۔

(۸) حروف ندا Vocative Article

اے خدا!! مجھے پاس کر دے

او! ظالم! ٹھہر جا۔

ارے ناداں! محنت کیوں نہیں کرتا۔

دیکھئے ان مثالوں میں اے ،او، ارے کے حروف خدا، ظالم اور نادان کو مخاطب کرنے کے لئے لائے گئے ہیں اس لئے ایسے حروف کو حروف ندا کہتے ہیں (ندا کے معنی پکارنے کے ہیں)

خدا، ظالم اور نادان کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے ان کو منادیٰ کہتے ہیں۔

حروف ندا یہ ہیں

اے ،یا، ابے ،اجی، ارے ،اوو غیرہ

حروف ندا کی چند اور مثالیں

ا۔یارب! میری فریاد سُن

۲۔ او جانے والے! میری بات سُن

۳۔ یارب کریم اپنی خطاؤں سے پکی و سچی توبہ کرتا ہوں ہماری توبہ
و قبول فرما۔

۴۔ او گاڑی والے! زور زور سے ہارن مت بجا

۵۔ او یارا! اپنے مطلب سے مطلب رکھ۔

۶۔ ارے مہربان! تیری مہربانی کا شکریہ۔

وٹ : ندا کی حالت میں خواہ حرف ندا مذکور ہو یا نہ ہو، جمع کا نون
رجاتا ہے جیسے صاحبوں! بھائیو! بہنو! لکھنے میں ندا اور منادیٰ کے بعد یہ
شان (!) لگاتے ہیں۔

(۹) حروف تعجب Interjections

حروف تعجب یا کلماتِ تعجب۔ جو کسی عجیب چیز کو دیکھ کر خوشی کی
الت میں بے اختیار زبان سے نکلتے ہیں یا تعجب کے موقعہ پر بولے ہیں جیسے
للہ اللہ، اتنا غرور، اُف کیسی گرمی ہو رہی ہے، ان مثالوں میں اللہ اللہ اور اُف
روف تعجب استعمال ہوئے ہیں۔

روف تعجب یا کلمۂ تعجب یہ ہیں۔

اُف، اوہو، اخاہ، افوہ، سبحان اللہ، اللہ اللہ، اللہ غنی، صل علیٰ،

اُف رے، اُف ری، وغیرہ

حروف تعجب کی چند اور مثالیں

۱۔ اف! کتنی گرمی پڑ رہی ہے۔

۲۔ سبحان اللہ! کتنا اچھا شعر ہے۔

۳۔ اُف! درد سے سر پھٹا جا رہا ہے۔

۴۔ اوہو! تو ایسی بات ہے!

۵۔ اخاہ! تم نے تو کمال کر دیا

۶۔ افوہ! یار! کیا مصیبت ہے۔

۷۔ سبحان اللہ! تم نے بہت اچھا شعر کہا۔

۸۔ اللہ اللہ! میری یہ مجال

۹۔ کیا شانِ خدائی ہے۔ اللہ اکبر

۱۰۔ اف رے! یہ پاؤں کا درد۔

(۱۰) حروف ایجاب یا حروف جواب Affirmatives

حروف جواب۔ کوئی پکارے تو اس کے جواب میں کسی بات کے اقرار کرنے میں جو الفاظ ہم بولتے ہیں وہ جواب یا ایجاب کے حروف کہلاتے

ہیں۔ جیسے اگر کوئی شخص یہ پوچھے کہ کیا یہ آپ کی کتاب ہے اور جواب یہ ہو کہ "جی ہاں" تو یہ ایجاب یا جواب ہو گا۔

اردو میں عام طور پر یہ حروفِ ایجاب استعمال ہوتے ہیں۔ ہاں ، جی ہا، جی، اچھا، بہت ٹھیک، درست، بجا، واقعی، کیوں نہیں وغیرہ۔

ہاں اور جی جواب میں بولے جاتے ہیں۔ ادب کے مقام پر ہاں کے پہلے جی ہاں کہتے ہیں۔

(۱۱) حروف انبساط Exclamatory Articles

انبساط کے معنی خوشی کے ہوترے ہیں۔ اس لئے جو کلمہ خوشی اور مسرت ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے اسے حروف انبساط کہتے ہیں جیسے آہاہاہا کتنا اچھا منظر ہے۔ تمہارے کیا کہنے تم بڑے ذہین بچے ہو

حروف انبساط یہ ہیں

آہاہاہا، ماشاء اللہ، اوہو، سبحان اللہ، واہ وا، برو چشم، چشمِ بد دور، شاباش، کیا کہنا، مرحبا، وغیرہ۔

حروف انبساط کی مزید مثالیں

۱۔ شاباش! تم نے بڑا نیک کام کیا۔

۲۔ ماشاءاللہ اب تم صحت مند ہو۔

۳۔ واہ واہ! تم نے کتنا اچھا شعر سنایا ہے۔

۴۔ بسر و چشم! میں حاضر ہوں۔

۵۔ تمہاری اچھی بات کا کیا کہنا۔

۶۔ آہاہاہا! اس کھیل میں بڑا مزہ آیا۔

۷۔ مرحبا! تم نے خوب کام کیا۔

۸۔ اوھو! یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔

۹۔ واہ! کیا خوبصورت چہرہ ہے۔

مشقیں

الف : کلمے کی تیسری قسم کا کیا نام ہے؟ اور اس کی آپ کے نصاب کے مطابق کتنی قسمیں بیان کی گئی ہیں تمام قسموں کے نام بتایئے۔

(!!) ذیل کے حروف کون سے حروف ہیں! اور انہیں اپنے سادہ فقروں میں استعمال کیجئے۔

چونکہ، لہذا، ماشاءاللہ، واسطے، خواہ، سن تو سہی، ہرگز، ا
ے خدا، اخاہ۔

!!!) ذیل کے ٹکرے فارسی اضافت کے ہیں۔ان کو اردو اضافت میں
بدیل کیجئے۔ مثلاً دل مسلم (مسلم کا دل)

زیارت گاہِ مسلم ،سامانِ ناز، تہذیبِ حجاز، دیدۂ مسلم ،ظلمتِ
غرب،بزمِ ملت، قومیتِ اسلام،بزمِ ادب، مردِ مومن، نعرۂ حق، میدان
رزار،راحت جاں،شبِ برات،بزمِ شب

ب : نیچے لکھے ہوئے جملوں میں سے حروف الگ کر کے لکھیں

۱۔ اخبار میز پر رکھا ہے۔
۲۔ احمد اسکول سے آتا ہے۔
۳۔ عادل گھر پر ضرور ملے گا۔
۴۔ نزہت اسکول میں پڑھتی ہے۔
۵۔ وہ شاید کل تک آجائیں۔
۶۔ اخاہ! آپ ہیں۔اف کیسی گرمی ہے۔
۷۔ اے خدا! مجھے سیدھے راستہ پر چلا۔
۸۔ میری بات سنو تو سہی۔
۹۔ آہاہاہا! کتنا پیارا منظر ہے۔
۱۰۔ ہوں نیچے بیٹھو۔

باب پنجم

Word Building

الفاظ سازی

''سابقے اور لاحقے''

Prefix and Suffix

بچو! بناوٹ کے لحاظ سے الفاظ کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مفرد : وہ الفاظ جو دوسرے الفاظ سے نہ بنائے گئے ہوں۔ جیسے لکھنا، جوان، عورت، مرد وغیرہ۔

۲۔ مُشتق : وہ الفاظ جو مفرد الفاظ میں کچھ تبدیلی کر کے بنائے گئے ہوں۔ جیسے لکھنا سے لکھائی، لکھنے ولا، لکھا، لکھتا ہے۔ لکھے گا، لکھو وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ وہ الفاظ جو مفرد الفاظ سے پہلے یا بعد میں کوئی لفظ یا علامت بڑھا کر اس طرح سے بنائے جائیں کہ مفرد الفاظ اپنی اصلی شکل یا بناوٹ میں باقی رہیں جیسے مول سے اَنمول یا رونق سے رونق افروز۔

ان مثالوں میں آپ نے غور کیا کہ "مول" سے پہلے علامت "ان" اور رونق کے بعد علامت "افروز" کے لگانے سے مرکب الفاظ بن گئے ۔پس پہلی مثال سابقہ کی ہے۔اور دوسری مثال لاحقہ کی ہے یا جیسے تمیز سے بد تمیز، اثر سے بے اثر، یا خوف سے خوفناک، قبر سے قبرستان وغیرہ وغیرہ۔

اب آپ پڑھتے وقت اس قسم کے الفاظ پر غور کیا کریں اور جو نئے الفاظ آپ کی نظر سے گزریں انہیں اپنی کاپی پر لکھ لیا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کے پاس ایسے مرکب الفاظ کا کافی ذخیرہ ہو جائے گا۔

اب ہم آپ کی آسانی کے لئے سابقے اور لاحقے بنا کر لکھتے ہیں۔

سابقے Prefix

بچو! اردو زبان کے سابقے اور لاحقے عربی، فارسی اور ہندی زبانوں سے لئے گئے ہیں۔ ہر سابقے اور لاحقے کے ساتھ زبان کی رمز یا علامت لکھ کر بتا دیا گیا ہے کہ وہ اس زبان سے لیا گیا ہے۔

ا: (ہندی علامت) اٹل، اکارت، انمٹ! اٹوٹ

اَن : (ہندی علامت) اَن بن، اَن پڑھ، اَنگنت

بَا : (فارسی علامت) باتمیز، باخبر، باقاعدہ، باادب، باملاحظ
باکمال، باجمال، باہمت، باہوش

بَر : (فارسی علامت) برخلاف، برحق، برطرف۔

غیر : (عربی علامت) غیر موزوں، غیر حاضر، غیر ذمہ دار، غی
مناسب، غیر ضروری۔

لا : (عربی علامت) لاجواب، لاعلاج، لاثانی، لاتعداد
لاحاصل، لاوارث، لازوال۔

ن : (ہندی علامت) نچلا، نڈر، نکّما، نکھٹو، نگوڑا۔

نیم : (فارسی علامت) نیم بسمل، نیم ملا، نیم حکیم، نیم جان، نی
خواب، نیم رخ، گل رخ۔

نو : (فارسی علامت) نوروز، نوشہ، نوعمر، نوزائیدہ

ہم : (فارسی علامت) ہم جنس، ہم پیالہ، ہم نوالہ، ہم راز، ہم
ساز ہم، ہم خیال، ہم نوا، ہم عمر، ہم وطن۔

کم : کمزور، کم حوصلہ، کم ہمت، کم عقل

پُر : پردرد، پرزور، پرجوش۔

بے : بے شرم، بے علم، بے وفا۔

خود : خوددار، خود غرض، خود کار، خدو کفیل۔

صاحب : صاحب دولت، صاحب علم، صاحب ذکر۔

لاحقے Suffix

مرکب الفاظ بنانے کے لئے جو علامت کسی مفرد الفاظ کے آخر میں لگائی جاتی ہے اسے لاحقہ کہتے ہیں۔

لاحقے Suffix

ا : (ہندی علامت) بھوکا، جھوٹا، کھوٹا، کھٹا۔

آرا : (فارسی علامت) بزم آرا، جلوہ آرا، معرکہ آرا صف آرا، بند آرا، حسن آرا

افروز : (فارسی علامت) دل افروز، رونق افروز، جلوہ افروز، عالم افروز۔

افزا : (فارسی علامت) روح افزا، رونق افزا، ہمت افزا، روح رواں۔

آمیز : (فارسی علامت) شرارت آمیز، نصیحت آمیز، مصلحت

آمیز۔

اندیش : (فارسی علامت) بداندیش، عاقبت اندیش، کوتاہ اندیش۔

باز : (فارسی علامت) دھوکے باز، دغاباز، پتنگ باز، راست باز، خلاباز، ھولباز۔

بیں : (فارسی علامت) باریک بیں، خوردبیں، دوربیں، سیربیں، کوتابیں۔

پذیر : (فارسی علامت) ترقی پذیر، قیام پذیر، دل پذیر۔

پیما : (فارسی علامت) جادہ پیما، قافلہ پیما، فلک پیما، ہوا پیما۔

توڑ : (ہندی علامت) کفر توڑ، سر توڑ، بال توڑ، کمر توڑ۔

تراش : (فارسی علامت) بت تراش، قلم تراش، سنگ تراش،

جو : (فارسی علامت) جنگ جو، بہانہ جو، صلح جو، عیب جو، چارہ جو۔

خواہ : (فارسی علامت) بدخواہ، خیر خواہ، خاطر خواہ، قرض خواہ، غدر خواہ۔

داں : (فارسی علامت) حساب داں، غیب داں، نادال، قدرداں، رازداں، نکتہ داں، اگل دان، قانون دان، پان دان،

نمک دان، قلم دان، روشن دان۔

رساں : (فارسی علامت) خبر رساں، روزی رساں، سراغ رساں۔

زار : (فارسی علامت) گلزار، مرغزار، سبزہ زار، لالہ زار، ریگ زار۔

ستاں : (فارسی علامت) گلستاں، ریگستاں، پاکستاں، قبرستاں۔

شکن : (فارسی علامت) بت شکن، ہمت شکن، حوصلہ شکن۔

کدہ : (فارسی علامت) بت کدہ، مے کدہ، صنم کدہ، دولت کدہ۔

کش : (فارسی علامت) دل کش، فاقہ کش، ترکش، جفاکش۔

گاہ : (فارسی علامت) آرام گاہ، چراگاہ، قیام گاہ عید گاہ، بندرگاہ، سیر گاہ۔

مند : (فارسی علامت) احسان مند، غرض مند، سعادت مند۔

نشیں : (فارسی علامت) خاک نشین، پردہ نشین، دل نشین۔

ناک : (فارسی علامت) غضبناک، شرم ناک، عبرت ناک، غم ناک۔

نگار : (فارسی علامت) مضمون نگار، سوانح نگار، افسانہ نگار۔

نواز : (فارسی علامت) بندہ نواز، مہمان نواز، غریب نواز۔

نویس : (فارسی علامت) اخبار نویس، خوش نویس، عرضی نویس زود نویس۔

ور : (فارسی علامت) تاجور، سخنور، نامور، بارور، دانش ور

یاب : (فارسی علامت) فتح یاب، کامیاب، نایاب، دستیاب، فیض یاب

یلا : (ہندی علامت) پتھریلا، شرمیلا، رنگیلا، زہریلا، چمکیلا سُریلا، بھڑکیلا، ڈھیلا، کسیلا، (بدمزہ) غُصیلا، نُکیلا، رسیلا، سجیلا

مشقیں

الف : بناوٹ کے لحاظ سے الفاظ کی کتنی قسمیں ہیں۔

ہر ایک قسم کے پانچ پانچ الفاظ لکھئے۔

ب : ذیل کے سابقون کے معنی بنائیے اور ہر ایک کی مدد سے کم از کم تین

الفاظ بنائیے۔

آن، با، بر، لا، ن، نیم، ہم، بے

ج : ذیل کے لاحقوں کے معنی بتائیے اور ہر ایک کی مدد سے کم از کم تین الفاظ بنائیے۔

آرا، افروز، آمیز، اندیش، پیما، خواہ، رساں، زار، ستاں، کدہ، ناک، نگار، یلا۔

د : ذیل کے الفاظ کس طرح بنائے گئے ہیں؟ ہر لفظ کے معنی بھی لکھئے۔

اِٹل، انمول، بے کل، لایعنی، نیم برشت، روح افزا، مصلحت آمیز، جہاں پیما، قرض خواہ، قرض دار، روزی رساں، ظلمت کدہ، ملت فروش، ہم نشیں، ہم دم ہمدرد، رودنویس، کامیاب، سزایاب جفاکش، محنت کش، سریر آرا، دُوربیں، ظاہربیں، غریب نواز، مہماں نواز، دل نواز، فرحت آمیز، نیم جاں، بے دم، بے قابو، بے بس، گلستان، جہاں آراء، عالم آراء، دل ناز، گلزار نعمت کدہ، تپش پیما (Thermameter) بادپیما (Bana meter) دودھ فروش، عجائب گھر، کتاب گھر، افسوس ناک، غم ناک، درد ناک،

دولت مند، عقل مند، درد مند، ذی وقار، اہل دل، اہلِ ذوق
اہلِ فن۔

تضادات (Opposites)

ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کی ضد ہوں یا مخالف ہوں

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
اچھا	برا	اون	نیچ
نیک	بد	گرم	سرد
حلال	حرام	سیاہ (کالا)	سفید
بلندی	پستی	دن	رات
غم	خوشی	بڑا	چھوٹا
زندگی	موت	زمین	آسمان
عرش (آسمان)	فرش	صبح	شام
رحم	بے رحم	بہادر	بزدل
سخی	کنجوس	واحد	جمع

مشرق	مغرب	عالم	جاہل
لمبا	ٹھگنا (ناٹا)	صفائی	گندگی
امیر	غریب	سچ	جھوٹ
آس	پاس	آقا	بندہ
بخیل	سخی	تازہ	باسی
سچا	جھوٹا	آزاد	غلام
آسان	مشکل	آغاز	انجام
آمد (آنا)	روانگی	آئندہ	گذشتہ
اپنا	پرایا	اجازت	ممانعت
اجلا	میلا	اسلام	کفر
افلاس	امارت (یعنی امیری)	بداطوار	خوش اطوار
اکبر	اصغر	بر	بحر
بلند	پست	بنجر	زرخیز
بیشی	کمی	بے قراری	قرار
پختہ	خام	تائید	تردید

تحریر	تقریر	تعمیر	تخریب
تقدیر	تدبیر	توحید	شرک
توہین	تعظیم	ثواب	عذاب
خواب	بیداری	جنت	دوزخ
اتار	چڑھاؤ	چُست	سُست
حاضر	غائب	طول	عرض
حاکم	محکوم	حیات	ممات (موت کی جمع)
خاص	عام	خالق	مخلوق
داخل	خارج	شخصی	جمہوری
خوشحال	بدحال	دُبلا	فربہ
دیس	بدیس	رحمت	غضب
سامنے	پیچھے	سطح	تہہ
سفر	حضر	شاہی	گدائی
شہرت	گمنامی	شادی	غم۔ماتم
صغیر (چھوٹا)	کبیر	ضعف	قوت

طلوع	غروب	طویل	مختصر
ظاہر	باطن (اندر)	عارضی	مستقل
عدم	وجود	عرش	فرش
علم	جہل	غافل	ہوشیار
غدار	وفادار	فتح	شکست
خرید	فروخت	قدیم	جدید
کُشادہ	تنگ	گُل (پھول)	خار (کانٹے)
ماہر	اناڑی	محنتی	نِکمّا
مجرم	معصوم	محتاج	غنی
مسرور	مغموم (غمگین)	مشرق	مغرب
غالب	مغلوب	مقبول	مردود
ناراض	راضی	نظم	نثر
وسیع	تنگ	وطن	پردیس
ہلکا	بھاری	یکساں	مختلف
نشیب	فراز (بلندیا بلندی)	اُلٹا	سیدھا

صحیح	غلط	اندھیرا	اجالا
سیدھا	ٹیڑھا (الٹا)	حق	باطل
دھوپ	چھاؤں	نیکی	بدی
سوال	جواب	بوڑھا	جوان
اصل	نقل	اصلی	جعلی
فرشتہ	شیطان	تندرست	بیمار
بہار	خزاں	نُور	ظُلمت

مترادفات

Synonyms

(الف) الفاظ	مترادفات	الفاظ	مترادفات
آب تاب	چمک دمک۔رونق	بغاوت	سرکشی۔نافرمانی
آپ	خود۔جناب، حضور	بلند	اونچا۔لمبا

آغوش	گود۔ پہلو	بنت	لڑکی۔ بیٹی۔ دختر
آگے	سامنے مقابل	بھاری	وزنی۔ بوجھل
آلودگی	لت پت۔ ناپاک	بیان	تقریر۔ گفتگو
آن بان	شان و شوکت	بیوپار	تجارت۔ لین دین
اتحاد	اتفاق	(پ) پارسا	نیک۔ زاہد
احسان	نیکی۔ بھلائی	پاک	صاف۔ ستھرا
اسباب	سامان۔ مال	پالش	صفائی۔ چمکانا
افضل	اعلیٰ۔ برتر	پریشان	حیران۔ فکرمند
الگ	جدا۔ علیحدہ	پیار	محبت، الفت، چاہت
انجان	ناواقف۔ اجنبی	(ت) تائید	حمایت۔ مدد
انبار	ذخیرہ۔ ڈھیر	تپش	گرمی۔ حرارت
انجمن	محفل۔ مجلس	تحریر	لکھائی۔ عبارت
محبت	پیار۔ چاہت	ترانہ	نغمہ۔ راگ
ایمان	دین۔ یقین	تڑپ	بے چینی۔ بے قراری
(ب) بازار	مارکیٹ۔ منڈی	تعاون	مدد۔ امداد

باغ	چمن۔ گلزار	تقریر	خطبہ و عظ
بخیل	کنجوس	تلوار	شمشیر
بر قرار	باقی۔ قائم	تمام	پورا۔ کامل
برابر	مساوی۔ یکساں	تواضع	خاطر مدارات
بشر	آدمی۔ انسان	توفیق	ہدایت راہ نمائی
توہین	ذلّت، رسوائی	حماقت	نادانی۔ کم عقلی
ہنگامہ	ہلچل۔ شور و غوغا	حیات	زندگی۔ جان
(ٹ) ٹھیک	درست۔ صحیح	حیلہ	بہانہ، فریب، دھوکہ
(ث) ثمر	پھل۔ میوہ	خاندان	گھرانہ۔ نسل
ثمرہ	نتیجہ۔ حاصل	خبر	آگاہی۔ نیوز
(ج) جاہل	بے علم۔ ان پڑھ	خط	مراسلہ۔ چٹھی
جگہ	مقام۔ ٹھکانہ	خفا	ناخوش۔ ناراض
جلسہ	محفل۔ مجلس	خوان	دسترخوان
جوہر	خوبی	سردار	آقا۔ مالک
جہاں	عالم۔ دنیا	خیانت	بے ایمانی۔ بددیانتی

جھگڑا	فساد	داغ	دھبہ نشان
جی	ہاں۔ بجا	داناپانی	آب ودانہ۔ روزی
چاپلوسی	خوشامد	در	دروازہ۔ پھاٹک
چارہ	علاج۔ مداوہ	دردمند	ہمدرد
چشم	آنکھ۔ عین	دل شاد	خوش۔ مسرور
چوٹ	ضرب۔ مار	دورہ	گردش۔ گشت
چہرہ	منہ۔ صورت	دولت	مال۔ زر نقد
چھاؤں	سایہ	دہشت	ڈر۔ خوف
خفا	ناراض۔ برہم	دید	دیدار۔ نظارہ
حاسد	بدخواہ	دھوم دھام	شان وشوکت
حاکم	حکمران	ڈاک خانہ	پوسٹ آفس۔ ڈاک گھر
حُسن	خوبصورتی۔ خوشنمائی	ذخیرہ	گودام۔ اسٹاک
(ذ)ذریعہ	وسیلہ۔ واسطہ	(ش)شاخ	ٹہنی۔ ڈالی۔ برانچ
ذکر	تذکرہ۔ بیان۔ چرچا	شجر	درخت۔ پیڑ
ذوق	شوق۔ مزا	شکایت	گلہ۔ شکوہ

راحت	آرام۔ سکھ چین	شناخت	پہچان۔ واقفیت
راضی	رضامند	شیطان	اِبلیس
رحم	کرم۔ مہربانی	صاف	اُجلا۔ بے داغ۔ کھ
رسد	خوراک۔ راشن	صدقہ	خیرات۔ قُربانی
رنگین	رنگدار	ضرب	چوٹ۔ مار
رواج	رسم۔ دستور	(ط) طالب	امیدوار۔ طلب وا
وقت	زمانہ۔ ٹائم	طعام	غذا۔ کھانا
ریاکار	منافق۔ مکار	ظرافت	دل لگی۔ ہنسی مذا
(ز) زبردست	طاقتور۔ توانا	ظلمت	تاریکی۔ اندھیر
زیادتی	زبردستی	عزم	ارادہ۔ نیت
(س) سابق	اگلا۔ پہلا	عیّار	مکار۔ چالاک
ساز	سامان۔ اسباب	(غ) غافل	بے پرواہ۔ بے خبر
سبز	ہرا بھرا۔ تروتازہ	غبار	گرد۔ دھول
ستم	ظلم۔ تشدد	غرض	مقصد۔ ارادہ
سخی	فیاض۔ دریادل	غرور	تکبّر۔ گھمنڈ

سطر	لکیر۔لائن	غضب	غصہ۔قہر
سفیر	قاصد۔پیام	غیرت	شرم۔حیا
سنسان	ویران۔غیر آباد	(ف)فضول	بے فائدہ۔فالتو۔بیکار
سوچ	فکر۔خیال	فیض	فائدہ۔نفع۔بھلائی
(ق) قبل	اول۔پہلے۔آگے	(م) ماجرا	واقعہ۔واردات
قضا	موت۔اجل	مات	ہار۔شکست
قمر	چاند۔مہتاب	مادر	ماں۔اماں۔امّی
قیامت	روز حشر	مٹرگشت	سیر۔ہواخوری
(ک)کارخانہ	فیکٹری میل	محبوب	عزیز۔پیار۔دل دار
کڑوا	تلخ۔بدمزہ	مراسم	روابط۔میل جول
کلام	گفتگو۔بات	مرد	بشر۔آدمی
کمال	خوبی۔وصف	مسکین	غریب۔مفلس۔نادار
کھوج	سراغ۔پتہ	مسلسل	لگاتار۔پے درپے
(گ)گاہک	خریدار	مشورہ	صلاح۔تجویز
گذارش	عرض۔درخواست	مقابل	حریف۔مخالف

گنج	خزانہ۔مال	ملبوس	لباس۔پوشاک
گوشہ	کونا۔جانب	مہارت	مشق۔کاریگری
(ل)لاش	مردہ۔میّت	(ن)ناتا	رشتہ۔واسطہ
لالچ	حرص۔طمع	نسواں	عورتیں۔مستورات
لحاظ	خیال۔مروّت	نیکی	احسان۔کارخیر
لذیذ	خوش ذائقہ، مزیدار	(و)وار	چوٹ۔ضرب۔مار
لطف	کرم۔مہربانی	وعدہ	قول و قرار۔عہد و پیماں
لیل و نہار	رات دن، شب و روز	وفات ولادت	موت۔انتقال
(ہ) ہدایت	راہنمائی۔رہبری	ولادت	پیدائش۔برتھ
ہمت	حوصلہ۔جراءت	ہولناک	خوفناک۔ڈراؤنا
ہیرو	بہادر۔شجاع	(ی)یادگار	نشانی۔آثار
یاری	دوستی۔رفاقت	مریخ	برف۔سرد
یکایک	اچانک۔فوراً	یوم	روز

باب ششم

Letter Writing

"خطوط نویسی"

بچو! خط لکھنے سے پہلے نیچے لکھی ہوئی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

۱۔ زبان صاف اور آسان لکھیئے۔ صحیح زبان وہ ہے جو کتابوں میں لکھی جاتی ہے۔

۲۔ ہم وزن الفاظ اور رنگیں جملوں سے پرہیز کیجئے۔

۳۔ ہمیشہ مختصر جملے لکھیئے۔ لمبے لمبے جملے لکھ کر عبارت مین پیچیدگی پیدا نہ کیجئے۔

۴۔ خط کے کاغذ پر دھبہ وغیرہ نہ پڑے اور خط کے کاغذ پر مناسب حاشیہ بھی چھوڑیئے۔

غرض اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھئے۔ اگر ان باتوں پر عمل کیا گیا تو آپ کو خط لکھنے کا طریقہ اچھی طرح آجائے گا۔

عام ہدایات

۱۔ جن صاحب کو آپ خط لکھ رہے ہیں۔ ان کے مرتبہ اور عمر کا خیال رکھ ۔ کوئی لفظ ان کی شان کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ جن صاحب کو آپ خط لکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ رتبے اور عمر میں بڑ ہیں تو ان کے خط کو گرامی نامہ شفقت نامہ، نوازش نامہ لکھئے۔ اگر اور رتبے میں برابر ہوں تو ان کے خط کو محبت نامہ، یا مسرت نامہ لکھئے۔

۳۔ خط میں جو باتیں آپ لکھنا چاہتے ہیں انہیں پہلے سے سوچ چاہئے۔ اور پھر سلسلہ دار لکھنا چاہئے۔

۴۔ کسی لفظ کا ایک حصہ نظر کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسری نظر شروع میں نہ لکھنا چاہئے۔ بلکہ ایک ہی طرف پورا لفظ ختم ہونا چاہئے۔

۵۔ ادیبوں کے خطوط پڑھئے اور پھر اسی طرز پر لکھنے کی کوشش کیجئے۔

خطوط لکھنے کا طریقہ

یاد رکھئے خط کے پانچ حصے ہوتے ہیں

۱۔ لکھنے والے کا پتہ اور تاریخ۔

۲۔ القاب (بعض اوقات القاب کے ساتھ دعائیہ فقرہ بھی لکھ دیتے ہیں)

۳۔ آداب اور سلام

۴۔ مطلب یا مضمون خط

۵۔ خاتمہ اور لکھنے والے کا نام

آپ کو سمجھانے کے لئے ذیل میں ہم خط کا خاکہ بناتے ہیں۔ آپ بھی اسی خاکے کے مطابق ہمیشہ خط لکھیں۔

خط کا خاکہ

مقام و پتہ[۱]

تاریخ

القاب[۲]

آداب و سلام[۳]

[۱] خط کا مضمون.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

خط لکھنے والے کا نام.....

خط لکھنے کا پتہ لکھنے میں ان باتوں کا خاص طور سے خیال رکھے۔ خط کا پتہ صاف اور خوشخط لکھئے تاکہ ڈاکخانہ والے آسانی سے پڑھ سکیں۔ پتہ تین سطروں میں لکھئے۔

پہلی سطر میں صرف نام لکھئے۔

دوسری سطر میں مکان کا نمبر یا محلّہ کا نام لکھئے۔

تیسری سطر میں شہر یا ضلع کا نام لکھئے۔

اور اگر پاکستان سے باہر کسی دوسرے ملک میں خط بھیجا جا رہا ہے تو اس ملک کا نام بھی لکھئے۔

اپنا پتہ لفافے کے کونے پر لکھئے۔

خاکہ

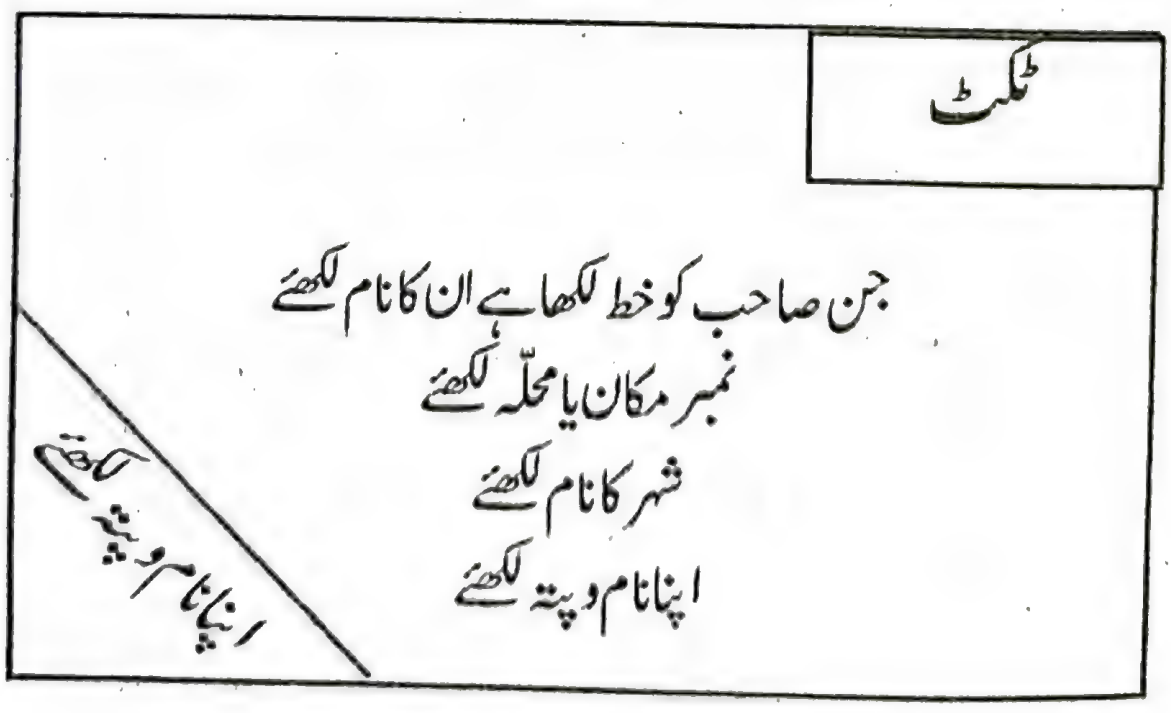

الف : رشتہ داروں کے لئے القاب واختتام وغیرہ

نام	القاب	اختتام
چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کو	ابا جان، امی جان، آپا جان پھوپا صاحب، پھوپی صاحبہ، ماموں جان	آپ کا خادم یا آپ کا فرمانبردار اپنا نام لکھئے
چھوٹوں کی طرف سے چھوٹوں کو	میرے پیارے عزیزی عزیز من	ترقی خواہ دعاگو اپنا نام لکھئے

ب : غیر رشتہ داروں کے لئے القاب واختتام وغیرہ

اچھے خاصے دوستوں کے لئے	صدیقی میرے مہربان محبّ صادق	آپ کا مخلص خیر طلب
معمولی شناسا آدمیوں کے لئے	مشفقی مکرمی جناب من	نیاز مند عقیدت مند

معمولی رتبہ والے آدمیوں کے لئے	مکرمی بندہ مکرمی محترمی	خیر اندیش خیر خواہ
بڑے رتبہ والے آدمیوں کے لئے	اعلیٰ حضرت حضور والا بندہ پرور	فدوی کمترین خاکسار

خط کتابت تین قسم کی ہوتی ہے

۱۔ نجی خط و کتابت Personal

۲۔ کاروباری خط و کتابت Commercial

سرکاری خط و کتابت Official

اب ہم آپ کی آسانی کے لئے پہلے چند نجی خطوط لکھ کر بتاتے ہیں۔ آپ اِن خطوط کو غور سے پڑھیں اور پھر اس طرز پر لکھنے کی مشق اور کوشش کریں۔

نمونے کا خط

نمبر ۱

بڑی بہن کی خدمت میں

۵۷/۱، جیکب لائنز کراچی

۴ جون ۹۵ء

میری پیاری باجی صاحبہ!

تسلیم!

ابھی ابھی اسکول سے واپس آئی تھی۔ اور پورے طور سے گھر میں داخل بھی نہ ہوئی تھی کہ امی جان نے کہا نزہت فرحت کا خط آیا ہے۔ تمہاری میز پر رکھا ہے باجی یقین جانیئے یہ سنتے ہی خوشی سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اگرچہ بھوک کے مارے برا حال تھا مگر آپ کے خط کو سن کر کھانے پینے کا خیال بھی نہ رہا۔ جھٹ آپ کا خط کھولا۔ شاغل اور فاخر مجھے

گھیرے ہوئے تھے اور شور مچا رہے تھے کہ باجی کا خط سب سے پہلے ہم پڑھیں گے۔ خدا خدا کر کے ان سے پیچھا چھڑایا اور خط پڑھنا شروع کیا۔

ابا جان! یقین کیجئے کہ آپ ک اخط پا کر مجھے بے اندازہ خوشی ہوئی۔ خیال کیجئے کہ تین ماہ سے جو بہن اپنی پیاری اور محبت کرنے والی بہن کے خط کے انتظار میں تڑپ رہی ہو۔ اس کو یہ خط پا کر کتنی خوشی ہوئی ہو گی۔

آپ نے اپنے محبت نامہ میں مجھے جو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ میں ان کا ہر وقت پورا پورا خیال رکھوں گی۔ باجی! آپ یہ سن کر خوش ہوں گی کہ مین اس سال بھی اپنی جماعت میں اول آئی ہوں اور سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ پھر بھی میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میں آپ کی نصیحتوں پر ہر وقت عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ اس سے صرف یہی فائدہ نہیں کہ میری غلطیاں اور کمزوریاں دور ہو جائیں

گی۔بلکہ سب سے بڑا ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ ہر وقت میرے سامنے رہیں گی۔

قبلہ والد صاحب کا پرسوں لندن سے خط آیا تھا۔ آپکی خیریت کی دریافت کی تھی۔امی جان اور پھوپی جان آپ کو علیحدہ علیحدہ خط لکھ رہی ہیں شاغل اور فاخر کے سلام قبول کیجئے۔

ہاں باجی! یاد رکھئے اب کی بار اگر آپ نے خط کے جواب دینے میں دیر کی تو میں روٹھ جاؤں گی اور پھر کسی طرح آپ سے نہ منوں گی۔

آپ کی پیاری بہن

بشر اعلوی

نمبر ۲۔

پوتے کے نام

ہیر آباد حیدر آباد

۶ جون ۹۸ء

برخوردار راحت جان عمر دراز ہو

میں یہ سن کر محو حیرت ہوں کہ تم محض نصیحت کرنے پر اپنے ماں باپ کو ناراض کر کے پنڈی چلے گئے ہو۔ تمہاری یہ حرکت سراسر نامعقول ہے اور خدا کو ہرگز پسند نہیں۔ ماں باپ کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ماں باپ جو کچھ کہتے ہیں سراسر اولاد کے فائدے کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ اس میں نیک وبد کی تمیز نہیں ہوتی۔ دوسرے برے دوستوں کی صحبت اور بھی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ اور اس کو اپنے حقیقی دوست دشمن نظر آتے ہیں۔ تمہاری تعلیمی ترقی تمہارے لئے سودمند اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ تمہارے ابا میاں کا اس میں ذاتی

فائدہ کیا تھا۔

بہر حال تمہاری ترقی دیکھ کر تمہارے والدین کو دلی مسرت ہوتی ہے اور جب احباب تمہاری تعریف کرتے ہیں تو ان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

میاں! پردیس میں محض دوستوں کی مدد پر زندگی گزارنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ تم خدا کے فضل سے اب کافی سمجھ دار ہو گئے ہو۔ امید ہے کہ میری اس بزرگانہ نصیحت پر آج ہی سے عمل کرو گے اور فوراً گھر واپس آجاؤ گے۔

تمہارا خیر اندیش

شریف احمد

نمبر: ۳

سفارشی خط

نسوہال کراچی

۱۰ جون ۸۵ء

مکرمی جناب مرزا صاحب!

السلام علیکم

جناب سلیم صاحب میرے خاص دوستوں میں سے ہیں۔ انہیں آپ کے شہر میں ایک نہایت ضروری کام ہے چونکہ یہ اس سے پہلے کبھی وہاں نہیں گئے اور نہ وہاں کوئی ان کا شناسا یا رشتہ دار ہے۔ اس لئے میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ صاحبِ موصوف کی مدد کرنے اور آرام و سہولت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ آپ کی اس عنایت اور تکلیف کا قبل از وقت شکریہ پیش کرتا ہوں۔

آپ کا خیر خواہ

مقتدیٰ حسن علوی

نمبر ۴۔

دعوت نامہ

Invitation

مکرمی بندہ، احمد صاحب!

تسلیم!

ہمارے اسکول میں ۲۲ جولائی ۲۰۰۰ء کو تقسیم انعامات کا جلسہ پانچ بجے شام منعقد ہو گا۔

امید ہے کہ آپ اس جلسہ میں شرکت فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقع دیں گے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

جناب ناظم تعلیمات کراچی نے ازراہ کرم جلسہ کی صدارت منظور فرمائی ہے۔

خاکسار

کے۔ ایم، نیاز ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی اسکول کراچی

۶ جون ۲۰۰۰ء

نمبر ۵

جواب دعوت نامہ

مکرم بندہ جناب نیاز صاحب

السلام علیکم

آپ کا دعوت نامہ ملا شکریہ، میں آپ کی دعوت بخوشی منظور کرتا ہوں۔ صرف آپ کی دعوت کے خاطر دورہ کا پروگرام بھی ملتوی کر دیا ہے۔ میں ٹھیک پانچ بجے شام آپ کے اسکول میں حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔

آپ کی خوشی کا طالب

ایم۔ یو۔ احمد

۹ جون ۲۰۰۰ء ۴۱/ اجیکب لائن کراچی

۲۔ کاروباری خط و کتابت (آرڈر)

کاروباری خط و کتابت میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھنا چاہئے

Commercial Correspondece

ہدایات

۱۔ کاروباری خطوں میں لمبے لمبے القاب وغیرہ نہیں لکھے جاتے ایک شخص کو "جناب من" اور اگر زیادہ ہوں تو "صاحبان من" لکھتے ہیں۔

۲۔ ایسے خطوط میں "تسلیم" عام طور پر لکھا کرتے ہیں۔

۳۔ کاغذ کی پیشانی پر دکان یا فرم کا نام تحریر کرنا چاہئے۔

۴۔ ان خطوط میں تاریخ اور خط و کتابت کے رجسٹر کا نمبر بھی لکھا جاتا ہے۔

۵۔ خط کے آخر میں دکان یا فرم کے منیجر کے دستخط ہوتے ہیں۔

۶۔ خط میں یہ ضرور تحریر کرنا چاہئے کہ فلاں فلاں چیزیں دی۔ پارسل کے ذریعے بھیجی جائیں۔

۷۔ ایسے خطوط کا مضمون مختصر، عبارت صاف ہونی چاہئے تاکہ پڑھنے والے کو اس کے پڑھنے اور سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

نمونہ

تجارتی خط (آرڈر)

Business Letter (Order)

۶۔ دارالسلام لاہور

۹ جون ۹۳ء

بخدمت جناب منیجر صاحب، انوار بک ڈپو
صدر بازار کراچی

تسلیم !

براہ کرم مندرجہ ذیل کتابیں وی پی کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

۱۔ جدید اردو کمپوزیشن۔ مرتبہ ایم اے سلام — پانچ جلد
۲۔ پریکٹیکل اردو گرامر اینڈ کمپوزیشن مرتبہ ایم اے سلام — پانچ جلد
۳۔ ممتاز میٹریکولیشن سائنس — تین جلد
۴۔ نیا اردو نصاب برائے نہم دہم — پانچ جلد

ان کتابوں کے ہمراہ اپنی فہرست کتب مکمل ارسال فرمائیں تاکہ قیمت کا موازنہ کیا جا سکے۔

مبلغ دس روپے بطور پیشگی روانہ کر رہا ہوں
وی۔پی میں وضع فرمالیں

آپ کا خیر اندیش
اختر احسن۔ ایم اے، بی، ٹی

آرڈر کا جواب

Reply of Order

از جانب انوار بک ڈپو، صدر بازار کراچی۔ ۳

چٹھی نمبر ۱۲ مورخہ ۹ جون ۱۹۹۳ء

بخدمت جناب سید اختر احسن صاحب

ایم اے بی ٹی

۶۔ دار السلام۔ لاہور

بجواب آپ کے آرڈر مورخہ ۹ جون ۹۳ء مندرجہ ذیل کتب بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسالِ خدمت ہیں

نمبر شمار	نام اشیاء	تعداد	قیمت پیسے	فی عدد روپے	کل پیسے	قیمت روپے
۱۔	جدید اردو کمپوزیشن	۵	..	۲/	.	۱۰

۲۔	پریکٹیکل اردو گرامر اینڈ کمپوزیشن	۵	۲۵	۱	۲۵	۶
۳۔	ممتاز میٹریکولیشن سائنس	۳	..	۲	۲۵	۶
۴۔	نیا اردو نصاب نہم دہم	۵	۲۵	۱	۲۵	۶
	میزان				۵۰	۲۸
	وضع پیشگی رقم				.	۱۰
	بقایا یا بعد منہائی				۵۰	۱۸

مقتدیٰ حسن علوی منیجر انوار بک ڈپو صدر بازار کراچی محصول ڈاک معاف

نمونہ خط

بنام منیجر روزنامہ اخبار "جنگ" کراچی

مخدمت جناب منیجر صاحب

روزنامہ اخبار "جنگ" کراچی

تسلیم!

مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے اخبار کا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج رہا ہوں۔ براہ کرم منی آرڈر وصول فرما کر ہمارے نام اخبار جاری کرا دیجئے اور میرا نام اخبار کے مستقل خریداروں کے رجسٹر میں درج فرمالیں

امید ہے کہ آپ اپنا اخبار سال بھر نہایت پابندی کے ساتھ میرے نام بھجواتے رہیں گے اور مجھے شکایت کا موقعہ نہ دیں گے۔

خاکسار کمال افسر

۱۱ جون ۹۳ء ۴۱/ اجیکب لائنز کراچی

نمبر ۴۔

نمونۂ رسید

Specimen of Receipt

باعث تحریر آنکہ

مبلغ ایک ہزار روپے کہ جس کے نصف پانچ سو روپے ہوتے ہیں۔بابت قیمت ایک راس بکری برنگ سیاہ عمر چار سال ملک غلام محمد نمبر دار ساکن میر پور خاص سے نقد وصول پاکر رسید لکھ دی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

گواہ شد..... گواہ شد..... ٹکٹ

ٹکٹ

نوٹ : دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت و پتہ لکھے جاتے ہیں

سرکاری خط و کتابت (عرضیاں)

Official Correspondence

عرضیاں لکھتے وقت ذیل کی باتوں کو مدِّ نظر رکھئے۔

۱۔ عرضی لکھنے والے کو اپنے لئے کمترین، فدوی، سائل، نیاز مند، بندہ وغیرہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔

۲۔ جن صاحب کو عرضی لکھی جاتی ہے ان کے لئے صاحب جناب والا، حضور والا وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

۳۔ عرضی میں القاب وغیرہ نہیں لکھا جاتا۔ صرف جن صاحب کو عرضی لکھی جاتی ہے۔ ان کا عہدہ اور پتہ وغیرہ مؤدبانہ الفاظ میں لکھا جاتا ہے اور اس کے بیچ میں، نیچے جناب عالی لکھا جاتا ہے۔

مثلاً

عرضی کا خاکہ

خدمت جناب (عہدہ اور مختصر پتہ)

جناب عالی!

گذارش ہے کہ ..... نفسِ مضمون

..... مطلب .....

..... مطلب .....

..... دعائیہ فقرہ

تاریخ ..... اپنا نام اور پتہ دعائیہ فقرہ .....

عرضی

Application

خدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول

حیدر آباد سندھ

جناب عالی!

ہم طلبہ جماعت ہشتم نہایت ادب سے گذارش کرتے ہیں کہ ہمارے وظیفہ کا امتحان بہت قریب آگیا ہے اور ہم اس بات کی ضرورت محسوس کررہے ہیں کہ گھر پر رہ کر امتحان کی تیاری کریں۔ اسکول کے آنے جانے میں جو کافی وقت صرف ہوتا ہے وہ بھی پڑھائی میں صرف کیا جائے۔

لہذا امید ہے کہ جناب والا اس درخواست پر غور فرما کر ہمیں امتحان کی مقررہ تاریخ سے کم از کم پندرہ دن پہلے آزاد فرمادیں گے۔ فقط

عرضی

طلبہ جماعت ہشتم گورنمنٹ ہائی اسکول حیدر آباد سندھ

۱۲ جون ۹۵ء

عرضی، محلّہ کی صفائی کے بارے میں

خدمت جناب ہیلتھ آفیسر صاحب
میونسپل کارپوریشن کراچی

جناب والا !

ہم ساکنان نمبر ۳ علاقہ برنس روڈ آرٹیلری میدان محلّہ کی گندگی اور غلاظت کے باعث بیحد پریشانی اور تکلیف میں گرفتار ہیں۔اس سخت گرمی کے زمانہ میں مکانات کے چاروں طرف غلاظت کا ڈھیر لگا رہتا اور اس سے سخت بدبو کا ہر وقت پھیلتے رہنا وبائی امراض کو دعوت دینا ہے۔ہم لوگوں کو ہر وقت یہی خوف لگا رہتا ہے کہ کہیں کوئی بیماری نہ پھوٹ پڑے۔کوڑا اٹھانے والی گاڑیوں کا ادھر بالکل گذر ہی نہیں ہوتا نالیوں میں گندہ پانی رکا ہوا ہے۔مچھر اس کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی

ہے اور ان کا روکنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

اس لئے عرض ہے کہ آپ اس علاقہ کے رہنے والوں کی صحت کو بیماری سے بچانے کا فوراً انتظام فرمائیں گے اور اس حلقہ کے عملہ کو جلد تاکید فرمائیں گے تاکہ ہم لوگ صاف ستھری ہوا میں سانس لے سکیں۔ اور آرام کی نیند سو سکیں۔ فقط

سائلان

باشندگان علاقہ برنس روڈ آرٹیلری میدان

۹ جون ۱۹۹۳ء کراچی

ملازمت کے لئے چیف کمشنر صاحب بہادر کے نام درخواست

بخدمت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر
کراچی

غریب پرور سلامت!

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۳ء کے اخبار "ڈان" پڑھنے سے یہ معلوم ہوا کہ حضور کے دفتر میں چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے بصد ادب گذارش ہے کہ فدوی ایک عرصہ سے بیکار ہے اور نہایت پریشان حال ہے چونکہ فدوی میٹرک پاس ہے اس لئے کوئی جگہ مجھ کو عنایت فرمائی جائے جس سے بسر اوقات ہو سکے درخواست کے ہمراہ سارٹیفکیٹ معہ اسناد منسلک ہے۔

امید ہے ہ جناب والا ازراہ غربا پروری فدوی کو کوئی جگہ عنایت فرمائیں گے۔

عرضی
۹ جون ۳۹ء کمترین شفیق احمد ناظم آباد کراچی

مشقیں

۱۔ اپنے کسی دوست کو ایک خط لکھئے جس میں اسے یہ بتایئے کہ آپ کا اسکول دوسرے اسکولوں سے کیوں اچھا ہے؟

۲۔ لاہور کے کسی تاجر کتب کو کچھ کتابیں منگوانے کے لئے آرڈر بھیجئے۔

۳۔ آپ کے ایک دوست نے آپ کو ایک دلچسپ کتاب مطالعہ کے لئے بھیجی ہے۔ اسے شکریہ کی چھٹی لکھئے۔

۴۔ اپنے اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں فیس کی معافی کے لئے ایک درخواست لکھئے جس میں اپنے والدین کی مالی حالت، اپنی تعلیمی قابلیت اور تعلیمی شوق کا بھی ذکر کیجئے۔

۵۔ اپنی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام ایک عرضی لکھئے اور تین دن کے لئے بیماری کی رخصت طلب کیجئے۔

۶۔ محکمہ مال میں چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ آپ بھی ضلع کے مال افسر کو ایک درخواست لکھیں۔

۷۔ میونسپل کمیٹی کے سیکریٹری کو درخواست لکھئے کہ آپ کے محلے میں صفائی کا ٹھیک انتظام نہیں اس کا تدارک کیا جائے۔

۸۔ اپنے شہر کے پوسٹ ماسٹر صاحب کے نام درخواست لکھئے کہ آپ کا منی آرڈر ابھی تک آپ کے بھائی کو نہیں ملا، تحقیقات کرائی جائے۔

۹۔ اپنے والد صاحب کے نام ایک خط لکھئے۔ جس میں اپنی تعلیمی حالت، اسکول کا ماہانہ خرچ اور کھیلوں کے متعلق تحریر کیجئے۔

لد محترم کے نام (مضامین کے انتخاب کے بارے میں)

ا۔ شرف آباد

امبر سینما

اچی

ادسمبر ۱۹۹۹ء

پیارے ابا جان

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کو یہ جان کر بے حد خوشی ہو گی کہ میرا نتیجہ نکل آیا ہے۔ مین نے ۸۰ فی صد مارکس حاصل کئے ہیں۔ اس بناء پر یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ میں اپنے کسی بھی پسندیدہ کالج میں داخلے لے سکوں گا۔ یعنی اپنے پسند کا کورس کر سکوں گا۔

میٹرک میں میرے مضامین سائنس تھے۔ اِدھر بھائی جان کہہ رہے تھے کہ مجھ میں ایک بہت اچھا ڈاکٹر بننے کی صلاحیت موجود ہے۔

آج کل دیکھنے میں ایا ہے کہ ہماری نوجوان

نسل زیادہ تر ایم۔بی۔اے (MBA) کر رہی ہے۔
لوگوں کو بینکار بننا زیادہ پسند ہے مگر میری دلی خواہش ہے
کہ میں پری میڈیکل (PRE Medical) میں
داخلہ لوں۔ میں ایک اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔
امید ہے آپ کو میرا یہ نیک ارادہ بے حد پسند آئے گا۔
گھر میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ سب کی طرف سے
مؤدبانہ سلام۔

آپ کا فرماں بردار بیٹا

ناصر احمد خان

(ہیلتھ آفیسر کے نام)

۵۔ گارڈن ایسٹ
نزد خوجہ جماعت خانہ
کراچی
۲۹ دسمبر ۱۹۹۹ء

مکرمی جناب ہیلتھ آفیسر صاحب
کے۔ایم۔سی
کراچی

السلام علیکم

گذارش ہے کہ ہمارے علاقے (گارڈن ایسٹ) میں جابجا گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جا بجا نکاسی کا پانی ٹھہرا ہوا ہے جس میں اب بدبو آنے لگی ہے او جس کی وجہ سے مچھر پیدا ہوگئے ہیں۔ خصوصاً ملیریا پھیلنے کا ندیشہ ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ ہمارے علاقے میں صفائی کا فوری انتظام کروانے کا بندوبست کیا جائے۔

عین نوازش ہوگی

آپ کے مخلص
اہالیانِ محلّہ
گارڈن ایسٹ
زاہد۔ جاوید۔ انور
کراچی

(کتب فروش کے نام)

۱۱۔ایم۔اے جناح روڈ

۳۰ دسمبر ۱۹۹۹ء

مکرمی جناب منیجر صاحب

انصار اینڈ سنز بک ڈپو

اسلام علیکم

مجھے حسب ذیل کتابوں کی ضرورت ہے۔بذریعہ وی۔پی جلد روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ اردو نصاب برائے جماعت دہم (دس کاپیاں)

۲۔ اردو گرامر مع کمپوزیشن برائے سیکنڈری اسکول (دس کاپیاں)

۳۔ کتاب شہریت برائے جماعت دہم (تین کاپیاں)

رعایتی قیمت پر ارسال فرمائیں۔ شکریہ

آپ کا مخلص

اسد احمد خاں

(ملازمت کے لئے درخواست)

۷/۶۔ مہران فلیٹس
گلشن اقبال۔بلاک۔۱۶
کراچی
۲۹ دسمبر ۱۹۹۹ء

مکرمی جناب پرنسپل صاحب
ہارورڈ ہائی اسکول
فریئر روڈ۔کراچی

جناب عالی!

اسلام علیکم

گذارش ہے کہ میں نے روزنامہ "جنگ" میں آپ کا اشتہار پڑھا جو ۹۹۔۱۰۔۲۰ کو شائع ہوا تھا۔ مذکورہ اشتہار میں لکھا تھا کہ آپ کے اسکول میں ایک سائنس کے استاد کی ضرورت ہے۔

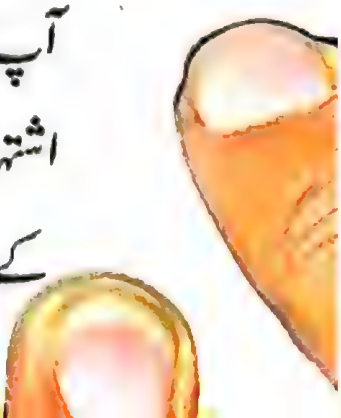

میں نے تین سال قبل بی۔ایس۔سی (B.S.C) سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا تھا۔اسی دوران میں نے ایک پرائمری اسکول میں بہ حیثیت سائنس ٹیچر کام کیا تھا۔وہاں کے ہیڈ ماسٹر محترم شرافت علی صاحب نے ایک سارٹیفکیٹ بھی عنایت کیا تھا جو آپ کے شرفِ ملاحظہ کے لئے منسلک ہے۔

میری عمر بائیس سال ہے۔میں ایک پڑھے لکھے اور شریف گھرانے کا فرد ہوں۔عین نوازش ہو گی اگر آپ مجھے اپنے اسکول میں استاد رکھ لیں مجھ سے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کوتاہی نہ ہو گی۔درس و تدریس کو مقدس پیشہ سمجھ کر سرانجام دوں گا۔

شکریہ

آپ کا مخلص

محمد شوکت علی

(والدہ محترمہ کے نام)

۵۔ وکٹوریہ روڈ

صدر۔ کراچی

۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء

پیاری امی جان

اسلام علیکم

امید ہے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گی۔

میں رسال پور ملٹری ٹریننگ کالج میں بڑی محنت سے پڑھ رہا ہوں۔ یہاں خوب محنت کرنی پڑتی ہے۔ اب پڑھائی کے صرف چھ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ دعا فرمایئے کہ کامیاب ہو جاؤں گا۔

آج کل سردی زوروں پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت میں جلد حاضر ہو جاؤں گا۔

دعاؤں کا طالب

آپ کا بیٹا

سلیم احمد ناز

(دوست کے نام تعزیت کا خط)

۱۰۔ مارٹن کوارٹرز
جہانگیر روڈ
کراچی
۳۰ دسمبر ۱۹۹۹ء

عزیز دوست شاہد زیب

آج دوپہر آپ کی والدہ محترمہ کا اس جہانِ فانی سے رخصت ہو جانے کا سنا۔ دل کو بڑا گہرا افسوس ہوا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے غم ناک موقعہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

انسان کے پاس صبر و ضبط کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

مرحوم کے لئے ہم سب کی جانب سے دعائے مغفرت قبول کریں۔

آپ کا شریک غم
محمد عالم

درخواست ملازمت (ایک اور نمونہ یا مثال)

۲۰۵۔ لیاقت آباد نمبر ۱۰
کراچی

خدمت گرامی جناب منیجر صاحب
شیخ برکت اللہ اینڈ سنز
(ناشران کتب و رسائل)
کراچی

اسلام علیکم

عرض خدمت ہے کہ میں ایک ٹائپسٹ ہوں ٹائپسٹ کا تین سالہ تجربہ رکھتا ہوں۔ چند ایک تجارتی اداروں میں بہ حیثیت کلرک کام کر چکا ہوں۔ انٹر کامرس ہوں اور فی الحال کام میں داخلہ لے رکھا ہے۔ شام کے وقت شش ماہی کمپیوٹر کورس بھی کر رہا ہوں۔ متعلقہ سارٹیفکٹس شرف ملاحظہ منسلک ہیں۔

میری ٹائپ کی رفتار ۵۰ الفاظ اوسطاً

ہے۔ پابندی وقت کا خاص خیال رکھتا ہوں۔

امید کرتا ہوں اگر آپ کی فرم میں خدمت کا موقع عنایت کیا گیا تو نہیں نوازش ہو گی۔

انشاء اللہ تعالیٰ آپ میرے فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہ پائیں گے۔

آپ کا مخلص

زاہد سلیم

ایڈیٹر (مدیر) اخبار کے نام

(بجلی کی قلت (اور) لوڈشیڈنگ)

امتحان مرکز
ناظم آباد سینٹر نمبر: ۷
کراچی۔
یکم جنوری ۲۰۰۰ء

مکرمی مدیر اعلیٰ صاحب
روزنامہ "جنگ"
کراچی

جناب عالی!

مؤدبانہ گذارش ہے کہ اپنے مؤقر اخبار میں ہماری شکایت کی چند سطور اشاعت فرمادیں۔

سارے شہر میں بجلی کی شدید قلت ہے یعنی لوڈشیڈنگ تقریباً روزانہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہر

خاص وعام پریشانی میں مبتلا ہے۔

طلباء برادری خصوصاً تکلیف و پریشانی میں ہے کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اس سلسلے میں مناسب کارروائی کرنے میں آمادہ نہیں۔

ہسپتالوں کے ایمرجنسی وارڈز میں مریض اور ڈاکٹرز یکساں طور پر پریشان رہتے ہیں۔

مؤدبانہ درخواست کی جاتی ہے کہ کے۔ ای۔ایس۔سی۔ (K.E.S.C) کو مناسب اقدام کرنے کے لئے فوری طور پر کہا جائے تاکہ عوام الناس کی یہ شکایت دور ہو اور وہ اطمینان کا سانس لے سکے۔

شکریہ

متاثرین

حلیم۔ نعیم۔ اور وسیم

علاقہ لائنز ایریا

کراچی

ایڈیٹر (مدیر) اخبار کے نام

(پانی کی قلت یا کمی کے بارے میں)

۱۰۷۔ کراچی نارتھ ناظم آباد
کراچی

مکرمی ایڈیٹر صاحب
روزنامہ "جنگ"
آئی۔ آئی۔ چندری گر روڈ
کراچی

السلام علیکم

مؤدبانہ طور پر گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل سطور اپنے مؤقر اخبار میں شائع کر کے ممنون فرمائیں۔

ان دنوں ہمارے علاقے ایکس۔لی نارتھ (کراچی) میں پانی کی سخت قلت ہے۔ سب جانتے ہیں کہ پانی انسان کی سانسوں کی طرح ضروری ہے۔ اس

سلسلے میں کراچی واٹر بورڈ کو سینکڑوں شکایات درج کرائی جاچکی ہیں مگر کراچی واٹر بورڈ کا سارا عملہ یا ادارہ ہماری شکایات کو ہر ے سے سننے کے لئے تیار نہیں۔

واٹر ٹرک مافیا پانی کے ایک ٹرک کے ساڑھے تین سو سے چار سو روپے تک چارج کرتا ہے جو مہنگائی کے اس دور میں روز روز ادا کرنا ممکن نہیں۔

حب ڈیم پراجیکٹ جو ۱۹۸۳ء میں مکمل ہوا تھا اب تک پانی کی مناسب و وافر مقدار فراہم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔

لہذا اعلیٰ حکام کو چاہئے کہ وہ کراچی واٹر بورڈ کو ہدایت کریں کہ وہ جلد از جلد پانی کی فراہمی کا بندوبست کرے تاکہ عوام الناس سکھ کا سانس لے سکیں۔

متاثرین علاقہ

عزیز، جبار اور فہیم ناگوری

مشقیں

ذیل کے عنوانوں پر مضامین لکھئے جو تین چالیس سطروں سے کم نہ ہوں۔

۱۔ قومی اتحاد ۲۔ سیر و سیاحت کے فوائد

۳۔ میرا پسندیدہ شاعر ۴۔ ہوائی اڈے کی سیر

۵۔ کراچی کی سیر گاہیں ۶۔ جشن آزادی کا حال

۷۔ ایک یادگار سفر ۸۔ ایک بہادر سپہ سالار کی زندگی

۹۔ سرما کی دوپہر ۱۰۔ موجودہ زمانہ کی ایجادات

۱۱۔ سینما اور پاکستانی نوجوانوں پر اس کا اثر ۱۲۔ طالب علم کی زندگی

۱۳۔ کسی میلے کا حال ۱۴۔ بر کھا رُت

۱۵۔ گاؤں کے سرسبز کھیتوں کا نظارہ ۱۶۔ صنعتی نمائش کا حال

۱۷۔ دسویں جماعت کی الوداعی پارٹی کا حال ۱۸۔ چاندنی رات کا نظارہ

۱۹۔ کسی بارونق بازار کی سیر ۲۰۔ سیلاب کی تباہ کاریاں

محاورات

الیف۔ ب۔ پ۔ ٹ۔ ج۔ چ۔ ح۔ خ۔ د۔ ڈ۔ ر۔ ز۔
س۔ ش۔ ص۔ ع۔ غ۔ ق۔ ک۔ گ۔ ل۔ م۔ ن۔
و۔ ہ

آبروخاک میں ملنا : قدرو عزت کا کھو جانا

سلیم ایمان دار نہ تھا لہذا اسکی آبروخاک میں مل گئی۔

آب دیدہ ہونا : آنکھوں میں آنسوں بھر آنا

بوسنیا کے مسلم مہاجروں کی کہانی سن کر ہم سب آبدیدہ ہو گئے۔

آپے سے باہر ہونا : غصّے کو ضبط نہ کر سکنا۔

تم تو بلاوجہ معمولی بات پر آپے سے باہر ہو جاتے ہو۔

آٹھ آٹھ آنسو رونا : زار زار رونا

وہ اپنی ماں کے مر جانے کے بعد آٹھ آٹھ آنسو روتا رہتا ہے آسمان ٹوٹنا (یا پھٹ پڑنا) سخت مصیبت کا آنا۔

پاکستان قائم ہوتے ہی ہندوستان کے مسلمانوں پر گویا آسمان ٹوٹ پڑا۔ (یا پھٹ پڑا)

آسمان سر پر اٹھانا : بہت شور و غل کرنا

استانی کے کلاس میں موجود نہ ہونے پر طالب علموں نے آسمان سر پر اٹھالیا۔

آگ بگولا ہونا : غصے کے مارے لال پیلا ہونا

احمد بے ایمانی کا کام دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔

آگ برسنا : سخت گرمی پڑنا

جون کے مہینے میں کراچی میں تو جیسے آگ برستی ہے۔

آنکھیں دکھانا : دھمکانا۔ گھورنا

میرے بھائی ! مجھ سے کیا غلطی ہوئی کہ آپ

مجھے آنکھیں دکھا رہے ہیں۔

آنکھوں میں خون اُتر آنا : بہت غصّے ہونا

بھائی کی لاش دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔

اپنا اُلّو سیدھا کرنا : اپنا مطلب نکالنا

آج کل ہر شخص اپنا الو سیدھا کرنے کی فکر میں ہے۔

انگاروں پر لوٹنا : بے قرار ہونا

کشمیر کے مسلمانوں کی حالت کا سن کر ہر پاکستانی انگاروں پر لوٹ رہا ہے۔

اینٹ سے اینٹ بجانا : تباہ و برباد کر دینا

جرمن کے ہٹلر نے روس کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

ب :

باتیں بنانا : حیلے بہانے کرنا۔ جھوٹ بولنا

تم نے باتیں بہت بنالیں۔ کچھ کام بھی کر دکھاؤ۔

باتوں میں آجانا : دھوکہ کھا جانا

وہ بڑا باتونی اور خوشامد پسند ہے۔ تم اس کی باتوں میں مت آجانا۔

بازار گرم ہونا : ترقی پر ہونا

آج کل ہر جگہ چور بازاری کا بازار گرم ہے۔

بڑا بول بولنا : غرور کرنا

بڑا بول بولنے سے اللہ میاں ناراض ہو جاتے ہیں۔

بول بالا ہونا : عزت پانا۔ ترقی پانا

نیکی اور اچھائی کا ہمیشہ بول بالا ہوتا ہے۔

بیڑا اٹھانا : ذمہ داری لینا

قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کو آزادی دلانے کا بیڑا اٹھایا۔

بے پر کی اڑانا : غلط افواہ اڑانا۔ گپ ھانکنا

شیخ چلی میاں تو ایسے ہیں ہر وقت بے پر کی اڑاتے ہیں۔

پ :

پاپڑ بیلنا : بہت محنت کرنا

اس نے بی۔اے کا امتحان پاس کرنے کے لئے بہت پاپڑ بیلے۔

پانچوں گھی میں ہونا : نفع اور آرام حاصل ہونا

آج کل دوائیاں بیچنے والوں کی پانچوں گھی میں ہیں۔

پانی سر سے گزر جانا : موقع ہاتھ میں نکل جانا۔ بات حد سے گزر جانا

ا۔ کشمیر کے معاملے میں ہم مسلمانوں کے صبر کی حد ہو گئی ہے کیونکہ اب پانی سر سے گزر گیا ہے۔

۲۔ وہ برائیوں میں پھنس کر مال و دولت کھو چکا یعنی اس کے سر سے پانی گزر گیا۔

پانی پانی ہونا : شرمندہ ہونا

وہ اپنی برائیوں کا سوچ سوچ کر اپنے دل میں پانی پانی ہو رہا تھا۔

پاؤں تلے کی زمین نکل جانا : گھبرا جانا۔ خوف زدہ ہونا

مسلم مشرقی بنگال کا سن کر ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔

پھولے نہ سمانا : بہت خوش ہونا

اس کے ماں باپ پھولے نہ سمائے جب انہوں نے اپنے بیٹے کے ڈاکٹر بننے کی خبر سنی۔

پھونک پھونک کر قدم رکھنا : بہت احتیاط برتنا

یہ بڑا اہم اور نازک معاملہ ہے لہذا پھونک پھونک کر قدم رکھو۔

پیٹ میں چوہے دوڑنا　　بھوک سے بے قرار ہو جانا

امی جان! جلدی سے کھانا دے دیجئے۔ میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔

ت :

تن بدن میں آگ لگنا :　　بہت غصے ہونا

برائی کا ذکر سنتے ہی میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

تیوری چڑھانا :　　غصے میں آنا۔ ناراض ہونا

جناب! آپ کی تو ہمیشہ تیوری چڑھی رہتی ہے۔

تُو تُو میں میں کرنا :　　جھگڑا کرنا

صلح صفائی اچھی چیز ہے۔ تُو تُو میں میں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ٹ :

ٹس سے مس نہ ہونا : کوئی اثر قبول نہ کرنا

شاہد نہایت ضدی ہے۔وہ ٹس سے مس نہ ہوگا۔

ٹسوے بہانا : جھوٹ موٹ رونا

وہ ناحق ٹسوے بہا رہی ہے۔

ٹکا سا جواب دینا : صاف جواب دینا۔انکار کرنا

زاہد کو دنیاداری کا کوئی خیال نہیں۔بس وہ ٹکا سا جواب دیتا ہے۔

جال بچھانا : دھوکہ دینے کی تدبیر کرنا

اس نے چالاکی اور مکاری کا جال بچھایا

جان کے لالے پڑنا : جان خطرے میں پڑنا

اس ننھی منّی سی جان کے لالے پڑ گئے۔اس کا بچانا مشکل ہو گیا۔

جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا : زندگی سے مایوس ہو جانا

راشدہ کی حالت اتنی خراب ہو گئی کہ ہم اس کی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

جان میں جان آنا : دل کو اطمینان ہونا

ہوائی حادثے سے واپس زندہ سلامت دیکھ کر اس کے والدین کی جان میں جان آگئی۔

جنگل میں منگل ہونا : ویرانے میں رونق و آبادی کا ہونا

جنگل میں منگل ہے۔ ہر شئے پر بہار ہے۔

جیتے جی مر جانا : تباہ ہو جانا

اکلوتی بیٹی کی موت سے بوڑھے والدین بس جیتے جی مر گئے۔

چار چاند لگنا : عزت۔ مرتبہ یا شان کا بڑھ جانا

اس شاندار کامیابی سے میرے بیٹے کی عزت کو چار چاند لگ گئے۔

چکنی چپڑی باتیں کرنا : خوشامد کی باتیں کرنا

اب عقیل کی چکنی چپڑی باتوں کا کسی پر اثر نہیں ہوتا۔

چولی دامن کا ساتھ : ہر وقت کا میل ملاپ

حق اور فرض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

چھکّے چھوٹ جانا : گھبرا جانا

شیر کو اچانک آتا دیکھ کر اناڑی شکاری کے چھکے چھوٹ گئے۔

ح :

حلق میں کانٹے پڑنا : حلق خشک ہونا۔

صحرا میں پیاس کے مارے مسافر کے حلق میں کانٹے پڑ رہے تھے۔

حلق پھاڑنا : زور زور سے یا چلا کر بولنا

ارے یار! آہستہ بات کرو۔ حلق تو مت پھاڑو۔

خ :

خاطر میں نہ لانا : کچھ پرواہ نہ کرنا

بڑے آدمی ہم غریبوں کو بھلا کب خاطر میں لاتے ہیں۔

خاک چھاننا : فضول کوشش کرنا

حامد نے بہت خاک چھانی مگر صحرا میں پانی نہ ملا۔

خاک میں ملانا : برباد کرنا۔ فنا کر دینا

آخر نالائق اولاد نے اس کی ساری محنت خاک میں ملا دی۔

خدا لگتی کہنا : سچی بات کہنا

سچے انسان کو ہمیشہ خدا لگتی بات کہنی چاہئے۔

خیالی پلاؤ پکانا : بے بنیاد منصوبے بنانا

میاں شیخ چلی ہمیشہ خیالی پالاؤ پکاتے رہتے تھے۔

د :

دال میں کالا ہونا : شک وشبے کی بات ہونا

جاوید کو اچانک پولیس والے پکڑ کر لے گئے ۔دال میں کچھ کالا ہے۔

دال گلنا : کامیاب ہونا

اس معاملے میں آپ کی دال گلنے ولی نہیں۔لہذا کوشش نہ کریں۔

دامن پکڑنا : سہارا ڈھونڈنا

مصیبت وتکلیف میں ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہی دامن پکڑنا چاہئے۔

دست وگریباں ہونا : لڑنا جھگڑنا

نجانے کیسے اور کب بھائی بھائی آپس میں دست

وگریباں ہو گئے۔

دل باغ باغ ہونا : بہت خوش ہونا

پیارے سے بچے کی مسکراہٹ دیکھ کر ماں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

دل سے اترنا : دل میں عزت و قدر نہ رہنا

اس کی بری حرکت سے وہ میرے دل سے اتر گیا۔

ڈ :

ڈینگیں مارنا : شیخی بگھارنا

آپ کو تو ڈینگیں مارنے کی عادت ہے عملی طور پر کچھ کر کے دکھائیں تو جانیں۔

رال ٹپکنا : رغبت و شوق کے مارے بیتاب ہونا

گرم گرم بریانی کا نام سن کر چھوٹے میاں کی رال ٹپک پڑی۔

رِیل پیل ہونا : کثرت اور فراوانی ہون

آج کل اس کے گھر میں دولت کی ریل پیل ہے۔

رائی کا پہاڑ بنانا : بات کا بتنگڑ بنانا

وہ بڑا غصہ والا ہے۔ ہر چیز کو رائی کا پہاڑ بنانا اس کی عادت ہے۔

ز :

زہر کے گھونٹ پینا : صبر کرنا

اس کی کڑوی کڑوی باتیں سن کر میں زہر کے گھونٹ پیتا رہ گیا۔

زندہ درگور ہونا : جیتے جی مر جانا

آج کل بیماری نے اسے زندہ درگور کر رکھا ہے۔

زبان دینا : اقرار کرنا

زبان دے کر پلٹ جانا اچھے انسانوں کی عادت نہیں۔

سبز باغ دکھانا : دھوکہ دینا

اس نے اپنے دوست کو سبز باغ دکھا کر اس کی ساری دولت لوٹ لی۔

سر آنکھوں پر بٹھانا : بہت عزت کرنا

ہر نیک اور شریف انسان کو سر آنکھوں پر بٹھانا چاہئے۔

شیرازہ بکھرنا : انتظام کا بگڑ جانا

برطانوی حکمرانون نے مغلیہ بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا۔

شیر و شکر ہونا : گھل مل جانا

مسلم قوم کو جلد ہی شیر و شکر ہو جانا چاہئے۔

ص :

صلواتیں سنانا : گالیاں دینا

بد معاش نے جب اس عورت کو چھیڑا تو عورت نے اسے خوب صلواتیں سنائیں۔

ع :

عقل پر پتھر یا (پردہ) پڑنا : عقل کا جاتے رہنا

۱۔ تم نے جواہرات لانے کو کہا اور تم بے قیمت پتھر اٹھا لائے۔ کیا تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے۔

۲۔ تمہاری عقل پر پتھر پڑیں، کیا منگایا اور تم کیا اٹھا لائے۔

غ :

غم غلط کرنا : جی بہلانا

۱۔ اس نے شراب پی کر اپنا غم غلط کیا۔ یہ

تو بہت بُری بات ہے۔

۲۔ غم غلط کرنے کو کچھ بھی نہ رہا قسمت میں۔

ق :

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا : مرنے کے قریب ہونا

اس کے دادا جان قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔

قلعی کھلنا : راز فاش ہو جانا

شہریار کا امتحان ہونے پر اصل قلعی کھلے گی۔

ک :

کان پر جوں نہ رینگنا : کوئی اثر نہ ہونا

کتنا ہی سمجھایا بجھایا مگر اس نادان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

کان پکڑنا : توبہ توبہ کرنا۔ باز آنا

بھیا! میں نے تو کان پکڑ لئے کہ آئندہ تم سے کوئی راز کی بات نہ کہوں گا۔

گُل کھلانا : انوکھی بات کرنا۔ جھگڑا کھڑا کرنا

وطن سے دور ہونے پر وطن کی یاد کیا کیا گل کھلاتی ہے۔

گھی کے چراغ جلانا : خوشیاں منانا

بوڑھے والدین نے اپنے اکلوتے بیٹے کے انجینئر بن جانے پر گھی کے چراغ جلائے۔

ل :

لگائی بجھائی کرنا : چُغلی کھانا۔ فساد کرانا

بی جمالو کی لگائی بجھائی نے میاں بیوی میں لڑائی کرادی۔

لہو کے گھونٹ پینا : غصے کو ضبط کرنا

ہم پاکستانی کشمیریوں کے مظالم کی کہانیاں سن کر لہو کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔

م :

مٹھی گرم کرنا : رشوت دینا

آج کل ہر کام کرانے میں مٹھی گرم کرنی پڑتی ہے۔

مٹی خراب ہونا : ذلیل و خوار ہونا

۱۔ بیٹے کے برے کاموں کی وجہ سے والدین کی مٹی خراب ہو گئی۔

۲۔ جاہل کی ہر طرح یہاں مٹی خراب ہے۔

منہ میں پانی بھر آنا : جی للچانا

اونچی شاخ پر میٹھے میٹھے انگور دیکھ کر بی لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔

ن :

ناک بھوئیں چڑھانا : ناراض ہونا

تم بڑے غصہ ور ہو۔ تم تو ہر بات پر ناک

بھوئیں چڑھا لیتے ہو۔

و :

وارے نیارے ہونا : خوب فائدہ اٹھانا

کپڑے کی تجارت میں اس کے وارے نیارے ہو گئے۔

ہ :

ہاتھ بٹانا : مدد کرنا

براہِ کرم اس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹادو۔

ہاتھ پھیلانا : بھیک مانگنا

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔

ہاتھ پاؤں پھول جانا : گھبرا جانا

۱۔ جب اچانک ٹرک اس کی کار کے سامنے آیا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

۲۔ اتنا بڑا حادثہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

باب ہفتم

مضمون نویسی

بچو! یہ ایک خاص فن ہے جس کے ذریعے انسان اپنے حالات ،واقعات اوردلی خیالات وجذبات کوصاف صاف اورروز مرہ کی زبان میں تحریر کرتا ہے۔

مضامین تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ بیانیہ Narrative

۲۔ تعریفیہ Descriptive

۳۔ تفکریہ Refiective

بیانیہ مضامین میں پچھلے حالات وواقعات بیان کئے جاتے ہیں یا کسی شخص کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ مثلاً میرا دلچسپ سفر، قائداعظم ،ایک مہاجر کی داستان وغیرہ

تعریفہ مضامین میں مختلف چیزوں کی تعریف اور قدرتی مناظر کا

ر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہاتھی، ریڈیو، صبح یا شام کا منظر، موسم بہار وغیرہ۔

تفکریہ مضامین میں مضمون کی تشریح کے بعد اس کے۔ فائدے

ر نقصانات دلائل کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں مثلاً سینما کے فوائد

قصانات، دیہاتی اور شہری زندگی کا مقابلہ علم کے فوائد وغیرہ۔

ہدایات

بچو! مضمون لکھنے سے پہلے ان باتوں کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہئے۔

۱۔ پہلے اپنے خیالات کو اپنے ذہن میں ترتیب دے لیجئے۔ پھر مضمون کو مختصر تمہید کے ساتھ شروع کیجئے۔

۲۔ مضمون کو چند سرخیوں میں تقسیم کر لیجئے تاکہ خیالات کے ادا کرنے میں آسانی ہو۔

۳۔ مضمون کا خاتمہ زوردار اور اثر کرنے والے جملوں سے ہونا چاہئے۔ پڑھنے والے پر اس کا کافی اثر پڑے۔

۴۔ صفائی اور خوشخطی کا خاص طور پر خیال رکھئے۔ زیادہ باریک قلم اور پھیکی سیاہی استعمال نہ کیجئے۔

۵۔ مضمون لکھتے وقت موٹے، موٹے اور ثقیل الفاظ سے پرہیز کیجئے اور ہمیشہ ایسے چھوٹے چھوٹے جملے لکھئے جو روزمرہ کے مطابق ہوں۔

طلبہ کی سہولت کے لئے

مختلف مضامین کی سرخیوں کے چند نمونے

اب ہم آپ کی آسانی کے لئے مضامین کی چند سرخیاں لکھتے
ں آپ بھی جب کوئی مضمون لکھیں تو اس قسم کی سرخیاں بنالیا کریں۔ اس
کے بعد اپنے خیالات تحریر کریں۔ آپ کا مضمون تیار ہو جائے گا۔

۔ لائبریری

۔ تعریف : ضرورت واہمیت، کتابیں کیسی ہونی چاہئیں کتابوں کی
نمیں، کتابوں کی ترتیب وانتظام، کسی بڑی لائبریری کا ذکر، لائبریری کے
ائدو نقصانات۔

ا۔ کسی جلوس کا آنکھوں دیکھا حال

جلوس کی غرض وغایت، پروگرام، آدمیوں کی تعداد، کن کن

مقامات سے گزرا، پبلک کے نعرے لگانا، پولیس کا انتظام، اختتام، لوگوں کے خیالات۔

۳۔ **مشہور شاعر** : نام تخلص، وطن تعلیم وتربیت، بچپن کا مختصر حال، اخلاق وعادات، ذریعہ معاش تصانیف، کس قسم کا شاعر تھا، شعر کی کس قسم میں ماہر تھا، کلام کی خصوصیات اور نمونہ کلام۔

۴۔ **چڑیا گھر** : تعریف، جانوروں کی قسمیں، ان کی خوراک، اور سکونت کا انتظام، جانوروں کی حالت ان سے چھیڑ چھاڑ، عام نظارہ۔

۵۔ **قدرتی نظارہ** : منظر کا تعارف، مشاہدہ کا موزوں، وقت، مشاہداتی اثرات، کیف یا بے کیفی، کوئی مشاہداتی روئداد۔

۶۔ **سفر** : سفر کی ضرورت اور مقاصد، سفر کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے، سفر میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے، قابلِ دید مقامات، راستے کی مشکلات، سفر کے دلچسپ حالات، قابلِ ذکر حادثہ، سفر سے واپسی۔

۷۔ **کھیلوں کے بارے میں** : کھیل کی قسم، کب ایجاد ہوا، کس

نے ایجاد کیا، جسمانی اور اخلاقی فائدے ، کھیل کے لوازمات ، کھیل کے اصول، کھیل کی مشہور اصطلاحیں۔

۸۔ **کسی جلسے کی کارروائی :** جلسہ کی غرض وغایت ، تاریخ اور مقام ، صدر جلسہ ، اور دوسرے تقریر کرنے والے حضرات کے نام ، حاضرین کی تعداد، انتظام، عام خیالات کتنی دیر جلسہ رہا، نتیجہ۔

۹۔ **تہوار یا میلے :** تہوار یا میلے کا تعلق کس قوم سے ہے۔ کب کہاں، اور کیوں منایا جاتا ہے۔ دکانوں کی ترتیب، لوگوں کی بھیڑ، پولیس کا انتظام، میلے کی رونق، اخلاقی سبق، ملک اور قوم پر اثر۔

نمبر۔۱

موسم بہار میں باغ کا نظارہ

پھر اس انداز سے بہار آئی
کہ ہوئے مہر و مہ تماشائی

سبحان اللہ! کیسا سہانا سماں ہے، موسم بہار اپنے پورے جوبن پر ہے۔ اللہ اللہ باغ کیا ہے گویا روضۂ رضوان ہے۔ آسمان پر گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ درخت خوشی سے عالم میں جھوم رہے ہیں۔ باغ میں ہوا کہ لہر سے جب درخت ہلتے ہیں تو ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے دو حسین بغل گیر ہو رہے ہیں جدھر نظر اٹھا کر دیکھو، ادھر سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے۔ زمین نے سبز مخمل کی پوشاک پہن رکھی ہے۔ سبز کیاریوں میں قسم قسم کے پھول اپنی اپنی جدا جدا بہار دکھا رہے ہیں۔ نرگس کا پھول

آنکھ کھولے ،. دوسرے پھولوں کو کچھ اس طرح دیکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی انتظار کرنے والا اپنے محبوب کے دیدار کرنے میں محو ہو۔ گلاب کا خوبصورت پھول شاخ کے اوپر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بادشاہ زمرد کے تخت پر بیٹھا ہو۔ درختوں سے بوندیں ٹپک رہی ہوں۔ شبنم کے قطرے ہری ہری گھاس پر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سبز مخمل پر موتی ٹانک دیئے ہیں۔ شاخوں سے اتنے خوشبودار پھول گر رہے ہیں کہ نہر کا پانی عطر کی طرح خوشبودار ہو گیا ہے۔ نہر کے کنارے لالہ و گل اپنی اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ نہر کے پانی میں شمشاد کا عکس پڑ رہا ہے اور وہ اتنا پیارا معلوم ہوتا ہے جیسے بحر طسمات میں سبز پری غوطہ لگا رہی ہے صبح کی ٹھنڈی اور سہانی ہوا باغ میں ناز و ادا سے چل رہی ہے ۔ کبھی کلیوں کو گدگداتی ہے تو وہ بے اختیار مسکرا پڑتی ہیں۔ کبھی نونہالان چمن سے اٹھکیلیاں کرتی ہے۔ قسم قسم کے میوہ دار درخت ٹھنڈی ہوا میں اس

طرح جھومتے نظر آتے ہیں جیسے اپنے مالک حقیقی کا سجدۂ شکر ادا کر رہے ہیں۔ طوطی کی خوش الحانی اور قمری کا نعرۂ حق سن کر تو دل پر عجیب طرح کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ جب چار گھڑی دن رہتا ہے تو باغ میں سہانا سماں ایسا قابل دید ہوتا ہے کہ اس بنا پر بنارس کی صبح اور اودھ کی شام بھی قربان ہو جائے۔

جس طرف دیکھئے اور خیال دوڑایئے چنبیلی موتیا، گلاب، گینڈا، گل چاندنی، گل داؤدی، گل شبو، سورج مکھی، گل نرگس، غرض رنگ، برنگ کے ہزاروں پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور شاخوں سے اس طرح پے در پے گر رہے ہیں۔ زمین سے لے کر آسمان تک جو چیز بھی ہے۔ سب خدائے کریم کاریگری کو دیکھ کر حیران ہے۔

باغ کے خوبصورت پرندے خوشی سے چہچہا رہے ہیں اور آپس میں کلیلیں کر رہے ہیں۔ کہیں خوبصورت نوجوان جھولوں پر پینگے بڑھا رہے

ہیں، تو کہیں بچے تالیاں بجا رہے ہیں۔ لڑکیاں ایک طرف ساون کے گیت گا رہی ہیں جن کو سن کر دلوں میں ارمان مچل رہے ہیں۔ گانے والیاں پردیس گئے ہوئے اپنے عزیزوں کو یاد کر رہی ہیں اور ان کے دلوں میں ارمان بھرے ہوئے ہیں غرض کہ چاروں طرف جوش و مسرت کا ایک پر کیف سماں چھایا ہوا ہے۔

کوئل کی کوک اور پپیہے کی پی سے محبت بھرے دل اور بھی مچلے جا رہے ہیں۔

ریڈیو

ہم روز ریڈیو سنتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت کم ایسے ہوں گے جو یہ جانتے ہوں کہ اس عجیب و غریب ایجاد کا موجد کون ہے ؟لو آج ہم تمہیں ریڈیو کے متعلق کچھ حالات بتاتے ہیں۔

ریڈیو کو ایجاد ہوئے تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہے لیکن وہ اس قدر مقبول ہو گیا ہے کہ متوسط درجہ کے گھرانے میں ریڈیو سیٹ ضرور ہوتا ہے۔ گویا یہ بھی ہماری ضروریات زندگی کا ایک حصہ بن گیا ہے۔

ریڈیو برقی مقناطیس کے اصول پر بنایا گیا ہے اب سے صرف ساٹھ سال پہلے ''مارکونی' نامی ایک اطالوی سائنسداں نے بہت کچھ غور اور تجربہ کے بعد تار کے بغیر ہی آواز کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی۔

ابتدا میں آواز مبہم ہوتی تھی اور موسم کی خرابی سے پیام رسانی کا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس میں اصلاح ہوتی رہی۔ چنانچہ ۱۹۰۴ء میں فلیمنگ نے ریڈیو والو بنائے جس سے آواز زیادہ طاقت ور بنا کر دور دور بھیجنا اور دور دور کے کمزور اشارات کو وصول کرنا بھی ممکن ہو گیا۔

ریڈیو اسٹیشن کے کسی کمرے سے کوئی پروگرام نشر کرنا ہو تو وہاں مائیکروفون نصب کر دیا جاتا ہے اس کمرے سے آواز اس مائیکروفون کے ذریعہ نشریات کے کمرے میں رکھے ہوئے آلات میں پہنچتی ہے جو اس آواز کو برقی لہروں میں تبدیل کر دیتے ہیں اور ٹرانسمیٹر کے ذریعہ یہ آوازیں دور پہنچائی جاتی ہیں۔ یہ ٹرانسمیٹر ایک قسم کے بڑے بڑے ستون ہوتے ہیں جن پر لمبے لمبے تار لگے ہوتے ہیں۔ ان ہی تاروں کے ذریعے آواز کی لہریں جو برقی لہروں میں تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں فضا میں پھیل جاتی ہیں۔ غرض ریڈیو

اسٹیشن ٹرانسمیٹر کے ذریعہ ہی کام کرتا ہے۔ علاوہ ازیں کمرے میں رکھے ہوئے ریڈیو سیٹ سے باہر ایک تار نکلا ہوا ہوتا ہے یہ تار ریڈیو سیٹ سے باہر ایک تار نکلا ہوا ہوتا ہے یہ تار ریڈیو سیٹ کا ایریل ہوتا ہے ۔اسے کھڑے بانس یا ستون سے باندھ دیتے ہیں۔ اس کا کام یہ ہے کہ ریڈیو اسٹیشن سے نشر کی ہوئی برقی لہروں کو وصول کر کے ریڈیو سیٹ میں پہنچائے۔ جب یہ برقی لہریں ریڈیو سیٹ میں پہنچتی ہیں تو بے تار برقی کے آلات انہیں دوبارہ آواز میں تبدیل کر دیتے ہیں، وہی آواز جو ریڈیو اسٹیشن کے کسی کمرے میں پیدا ہوئی تھی۔ یہ آوازیں انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتی ہیں۔

اب آپ ریڈیو کھول کر سوئی گھمایئے اور جہاں کا بھی پروگرام چاہئے سن لیجئے ۔ گویا بڑے بڑے شہر ریڈیو کی سوئی کی نوک پر ہوتے ہیں اور گھر بیٹھے ہم خبریں، نغمے عام معلومات ڈرامے اور دلچسپی کی سینکڑوں چیزیں سن سکتے ہیں۔

ریڈیو تعلیم کا بھی ایک اچھا ذریعہ ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اس سے کئی سال سے تعلیم کا کام لیا جارہا ہے۔

ریڈیو پاکستان نے بھی اسکول کے بچوں کے لئے تعلیمی پروگرام نہایت دلچسپ انداز میں شروع کر دیئے ہیں جن سے بچے گھر میں اسکول میں بیٹھ کر تاریخ، جغرافیہ، سائنس، حفظان صحت اور دوسرے مضامین کے سبق بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔

اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں جب ریڈیو کے ذریعہ طلباء اپنے اپنے مدرسوں، اور گھروں میں بیٹھے بیٹھے غیر ممالک کے استادوں اور پروفیسروں سے علمی معلومات حاصل کر سکیں گے۔

اخبار پڑھنے کے فائدے

اخبار ان تازہ چھپی ہوئی خبر دن کے مجموعے کا نام ہے۔ جو وقت مقررہ پر چھاپ کر ملک میں شائع کیا جاتا ہے۔ انسان زندگی کے ہر معاملے میں دوسرے کا محتاج ہے۔ چنانچہ بہت سی باتیں دوسروں سے سیکھتا ہے۔ مثلاً بچہ اپنے ماں باپ سے بولنا سیکھتا ہے، جب وہ بڑا ہوتا ہے اور پڑھنا شروع کرتا ہے تو استاد سے مختلف علوم وفنون سیکھتا ہے۔ پھر آگے چل کر یہی شاگرد دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اس طرح علم وفن کی تمام باتیں ایک کے ذریعے سے دوسرے تک پہنچتی رہتی ہیں۔ پس اخبار بھی بمنزلۂ استاد کے ہوتا ہے جو ہمیں مختلف علوم وفنون سے آگاہ کرتا ہے اس ترقی کے زمانہ میں اخبار کا رواج اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہر مہذب قوم کی ضروریات زندگی کا ایک ضروری

اور لازمی جزو بن گیا ہے مہذب ملکوں میں اخبارات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ وہ نہایت آسانی سے پبلک کی رائے بدل سکتے ہیں۔ ہم اس کے ذریعے گھر بیٹھے کم قیمت پر دنیا کی سیر کر سکتے ہیں۔ کرکٹ فٹ بال، ہاکی اور ٹینس وغیرہ کے میچوں کی خبریں اخبار میں برابر شائع ہوتی رہتی ہیں اور ان سے دلچسپی لینے والے گھر بیٹھے سارا حال پڑھ لیتے ہیں۔ اخبار کے پڑھنے سے ہم دوسری قوموں کے حکومت کا ڈھنگ اور زراعت کا طریقہ جان لیتے ہیں اور پھر اپنے ملک کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں بڑی بڑی قوموں کے لیڈروں کے کارنامے اخباروں میں چھپ جاتے ہیں اور ان کی سوانح عمریاں اور ثابت قدمی سے ہم کافی سبق حاصل کرتے ہیں۔ سرکاری ملازموں کی کارستانیوں اور رشوت ستانی کی شکایتیں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں اور ان کے متعلق حکومت تحقیق کر کے مجرموں کو مناسب سزا دیتی ہے، گورنمنٹ جب کوئی نیا قانون بنانا چاہتی ہے تو اس کے متعلق پبلک

کی رائے معلوم کرنے کے لئے اسے اخبار میں شائع کراتی ہے۔لوگ اس پر اپنی اپنی مرضی کے مطابق رائے زنی کرتے ہیں۔بعض اس میں ترمیم بھی پیش کرتے ہیں۔اس طرح وہ ایک مفید قانون بن جاتا ہے ۔ایسے ہی غریب لوگوں کی آواز حکومت کے کانوں تک اخبار ہی کے ذریعہ پہنچتی ہے۔

پس حکومت اور رعایا کے درمیان آواز یا خیالات کے پہنچانے کا ذریعہ ہی ملک کے اخبار ہوتے ہیں کبھی کبھی اخباروں میں بڑے بڑے طبیبوں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور کار آمد نسخے بھی شائع ہوتے ہیں جن کے استعمال سے ہم اپنی صحت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

اخبارات کے ذریعے ہر قابل اور نیک انسان اپنے نیک خیالات اور پاکیزہ جذبات پبلک کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

بعض اخبارات کے پڑھنے سے ہم غیر ملکوں

کے حالات اور ان کی زبان سے واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اخباروں کے مطالعہ سے ہماری تعلیمی قابلیت میں اضافہ اور معلومات کا علم وسیع ہو جاتا ہے اور نئی نئی باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔

ہر ملک میں ہر قسم کے اخبارات ہوتے ہیں اس لئے اخبار کے مطالعہ کے وقت ہمیں اس بات کا خاص طور سے خال رکھنا چاہئے کہ اخبار کی زبان سلیس اور عمدہ ہو۔ بیہودہ اور اخلاق سوز مضامین سے پاک اور فرقہ بندی کی لعنت سے بالاتر ہو۔

لالچی کُتا

ایک تھا کتا

ایک دن اس نے قصاب (قصائی) کی دکان سے گوشت بڑا سا ٹکڑا چرایا۔ اس کا یہ خیال تھا کہ دریا پار کرنے کے بعد وہ گوشت کا ٹکڑا مزے لے لے کر کھائے گا۔

راستے پر دریا آ گیا۔ وہ پُل پر چلنے لگا۔ کُتّے نے نیچے پانی میں دیکھا کہ ایک دوسرا کتا گوشت کا ٹکڑا منہ میں ڈالے ہوئے ہے۔ (حالانکہ وہ کتا اس کا اپنا ہی عکس تھا)

کتے نے اپنے دانت کھولے تاکہ گوشت کا وہ ٹکڑا بھی جھپٹ لے۔ منہ کھولتے ہی اس کا اپنا گوشت کا ٹکڑا پانی میں گر گیا۔

یوں لالچ میں آ کر وہ اپنے گوشت کے ٹکڑے سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

نتیجہ : لالچ بُری بَلا ہے۔ "یعنی Greed is Curse

اتفاق میں برکت ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا اس کسان کے پانچ بیٹے تھے مگر ان کی بد نصیبی یہ تھی کہ وہ ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔

ایک دن بوڑھا کسان بیمار پڑ گیا اس کی آخری خواہش یہ تھی کہ اس کی موت کے بعد وہ مل جُل کر رہیں۔

اچانک اسے ایک ترکیب سوجھی چنانچہ اس نے اپنے پانچ بیٹوں کو بلوایا اور لکڑیوں کا ایک گٹھا بھی منگوایا۔

کسان نے وہ گٹھا ان کو دیا اور کہا کہ وہ اس گٹھے کو توڑ کر دکھلائیں چونکہ وہ لکڑیوں کا گٹھا زور سے بندھا ہوا تھا لہذا وہ لڑکے اسے نہیں توڑ سکے۔

کسان نے کہا:

"اب ایک ایک لکڑی کو توڑ کر دکھاؤں گا"

چند ہی منٹوں میں ساری لکڑیاں ٹوٹ گئیں۔ اس پر بوڑھے کسان

نے نصیحت کرتے ہوئے کہا :

"میرے بیٹو! جب یہ لکڑیاں آپس میں جڑی ہوئی تھیں تو تم انہیں نہیں توڑ سکے مگر جب یہ لکڑیاں الگ الگ یعنی جُدا جُدا ہو گئیں تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گئیں۔ اگر تم اکٹھے اور متحد رہو گے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ان لکڑیوں کی طرح الگ الگ ہو گئے تو تم کمزور پڑ جاؤ گے"۔

بوڑھے کسان کی نصیحت نے بیٹوں کے دل پر بڑا اثر کیا اور وہ اتفاق و محبت سے آپس میں رہنے لگے۔

نتیجہ : اتفاق میں برکت ہے

یعنی Unity is Power

لڑکا اور بھیڑیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بھیڑوں کے ریوڑ پر ایک چوکیدار لڑکا رکھا گیا یعنی چرواھا لڑکا۔ اسے یہ ہدایت کی گئی کہ اگر وہ بھیڑوں کے قریب کوئی بھیڑیئے آتا دیکھے تو "بھیڑیا" "بھیڑیا" چلانا شروع کر دے۔ سب اس کی مدد کو پہنچ جائیں گے۔

وہ چرواھا لڑکا بہت دنوں تک بھیڑوں کے ریوڑ کی رکھوالی کرتا رہا۔ ایک دن اسے شرارت سوجھی وہ مذاق میں چلایا بھیڑیا آ گیا بھیڑیا آگیا"۔

سارے گاؤں والے اس کی مدد کو پہنچ گئے مگر انہوں نے دیکھا کہ وہاں کوئی بھیڑیا نہیں ہے۔

چرواھا لڑکا زور زور سے ہنسنے لگا، گاؤں والے ناراض ہو گئے۔

چند دنوں کے بعد چرواھے لڑکے نے پھر چلانا شروع کیا "بھیڑیا آگیا"۔ دوبارہ گاؤں والے اس کی مدد کو پہنچے۔ اس دفعہ انہوں نے چرواہے لڑکے کو بطور سزا بہت مارا۔

اس واقعے کے چند اور دن بعد سچ مچ بھیڑیا آگیا۔ چرواہے لڑکے نے اس کی خوف زدہ ہو کر چلانا شروع کیا "بھیڑیا آگیا" مگر کوئی گاؤں والا مدد کرنے نہیں آیا۔ بھیڑیئے نے کافی بھیڑیں چیر پھاڑ ڈالیں۔ چرواہا لڑکا بہت ڈر گیا

نتیجہ : کبھی جھوٹ مت بولو

یعنی : Never Tell a Lie

دو دوست

ایک گاؤں میں دو دوست رہا کرتے تھے

ایک دن ان دونوں کو کسی ضروری کام سے ایک جنگل سے گزرنا پڑا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ اچانک انہیں سامنے سے ایک خوفناک ریچھ آتا دکھائی دیا۔ دونوں بڑے خوف زدہ ہوئے ایک دوست دُبلا تھا اور دوسرا بہت موٹا تھا۔

ایک دوست جان بچانے کے لئے جلدی سے درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرا موٹا دوست کیا کرتا؟ وہ اپنی جان بچانے کے لئے درخت پر تو نہ چڑھ سکا بلکہ سیدھا زمین پر لیٹ گیا۔ اس نے اپنی سانسیں اوپر کھینچ لیں جیسے وہ مردہ ہو گیا ہو۔

ریچھ نے زمین پر لیٹے ہوئے شخص کو سونگھا اور اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

دوسرا دوست درخت سے نیچے اترا اور مذاقاً پوچھنے لگا۔

"ریچھ نے کان میں تم سے کیا کہا؟

اس دوست نے جواب دیا:

"ریچھ نے مجھ سے کان میں کہا کہ ان دوستوں سے خبردار رہو جو دوسروں کو مصیبت کے وقت میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں"۔

یہ کہہ کر وہ خود غرض اور مطلب پرست دوست کو چھوڑ کر دوسری راہ پر چل دیا۔

اخلاقی نتیجہ : "خود غرض دوستوں سے بچو"

احسان کا بدلہ احسان

کسی جنگل میں ایک خوفناک شیر رہا کرتا تھا۔ ایک دن وہ گہری نیند کے مزے لے رہا تھا کہ اچانک اسے گُدگُدی سی محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک چوہا اس کی گردن کے بالوں کے بیچ بیٹھا کھیل رہا ہے۔

شیر کو بڑا ہی غصہ آیا۔

وہ دھاڑ کر بولا :

"کیوں نہ تم جیسے شرارتی چوہے کو مسل دیا جائے۔ اپنے تیز نوک دار پنجے کے نیچے دبا کر"۔

چوہا بولا :

"رحم۔ اے جنگل کے بادشاہ۔ رحم"

چوہا پھر بولا :

آپ میری جان بخش دیں میں کبھی نہ کبھی آپ کی مدد کروں گا۔

شیر بولا :

"اتنی چھوٹی سی جان ہو کر بھلا تم میری کیا مدد کرو گے"۔

چوھا بولا :

یہ تو وقت آنے پر پتہ چلے گا"۔

بہر حال شیر نے چوہے کو معاف کر دیا۔

ایک دن ایک شکاری اس جنگل میں آیا۔اس نے اپنا جال پھینکا۔ جنگل کا بادشاہ یعنی شیر اس جال میں پھنس گیا۔اس نے جال سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر ناکام رہا۔اپنی ناکامی دیکھ کر شیر زور زور سے مدد کے لئے پکارنے لگا۔

دور کھڑا وہی چوہا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔وہ فوراً ہی شیر کے جال کے قریب آیا۔

اس نے اپنے نوکیلے دانتوں سے جال کی رسیاں کُترنی شر کر دیں۔ آخر کار وہ جال کی رسیاں کاٹنے میں کامیاب ہو گیا۔

شیر آزاد ہو گیا۔اس نے چوہے کا شکریہ ادا کیا۔

اخلاقی نتیجہ : "کر بھلا سو ہو بھلا"

علاّمہ اقبال

شاعر مشرق علامہ اقبال ۱۸۷۳ء میں شہر سیالکوٹ میں
یدا ہوئے۔ شمس العلماء مولوی میر حسن سے فارسی عربی میں تعلیم
ئی۔ اس ابتدائی تعلیم کے بعد لاہور کالج سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل
ا۔ ایم۔اے پاس کرنے کے بعد آپ یورپ چلے گئے اور ۱۹۰۸ء
ں جرمنی سے فلسفے کی ڈگری لیکر آپ وطن واپس آگئے۔

علامہ اقبال کی اردو شاعری کا باقاعدہ آغاز ۱۹۰۱ء سے ہوا۔ آپ
نے مناظر قدرت پر شاندار نظمیں لکھیں۔ ان کے پہلے مجموعے "بانگ درا"
ں یہ نظمیں موجود ہے۔ ان کے دوسرے دور کی لکھی ہوئی شاعری قومی
ر اسلامی شاعری ہے۔

"طلوعِ اسلام" "شکوہ اور جواب شکوہ" ان کی شاہکار نظمیں ہیں۔

علامہ اقبال ایک نہایت بلند پایہ قومی شاعر تھے۔ وہ حضرت علامہ
قبال ہی تھے جنہوں نے در حقیقت پاکستان کے قیام کا واضح تصور پیش کیا۔

علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں مسلم امت کو خودی کا پیغام

دیا۔ خودی یعنی خود کو پہچانو۔ خودی کے ذریعے مسلمان خود شناس ہو سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتا ہے۔ علامہ اقبال نے مسلمانوں کی اسلامی روح کو ازسر نو جگایا۔

دراصل علامہ اقبال ساری دنیا کے مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتے تھے تاکہ سب مسلمان آزاد ہو کر اپنی کھوئی ہوئی اسلامی شان و عظمت کو دوبارہ حاصل کر لیں۔

"بانگ درا" کے علاوہ "بال جبرئیل" "ضرب کلیم" "زبور عجم" اور "جاوید نامہ" علامہ اقبال کے شعری مجموعے ہیں۔ علامہ اقبال کی وفات ۱۹۳۸ء میں ہوئی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری کو روتی ہے۔
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قائداعظم محمد علی جناح (قومی ہیرو)

سیاسی ہیرو ایسی شخصیت کو کہتے ہیں جو اپنی راہ میں آنے والی تمام مشکلات پر عقل و دانائی سے قابو پالے اور اپنی وطن کی خاطر اپنے ذاتی مفادات کو قطعی ترک کردے۔ موجودہ صدی میں ایسے بے لوث سیاسی ہیرو کی ایک بہترین مثال قائداعظم محمد علی جناح ہیں۔

قائداعظمؒ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء وزیر مینشن (کراچی) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سندھ مدرسہ سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اس کے بعد آپ نے لندن میں قانون کی مشہور یونی ورسٹی لنکن اِن (Lincoln's Inn) سے بار۔ ایٹ لاء پاس کیا۔ ہندوستان آکر آپ مشہور سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگریس کے ممبر بن گئے۔

جناح صاحب نے ہندوؤں کی کانگریس پارٹی میں رہ کر محسوس کیا کہ انڈین مسلمانوں کے مفادات کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا۔

قائداعظمؒ مضبوط وقت ارادی کے مالک تھے۔ آپ ایک بے خوف سیاست دان اور ہیر سٹر تھے آپ جہاں دیدہ شخصیت تھے لہذا آپ نے

کانگریس پارٹی چھوڑ دی اور آل انڈیا مسلم لیگ کی دوبارہ تشکیل کی۔

آپ نے ۱۹۴۰ء میں لاہور کے سالانہ اجلاس میں پاکستان فارمولا پیش کیا یعنی دو قومی نظریہ۔

جناح صاحب کو پورا یقین تھا کہ ہندو اور اینڈین مسلمان دو مختلف قومیں ہیں۔ ان کی ثقافت اور رہن سہن کے طور طریقے جدا جدا ہیں لہذا اس کا واحد حل آزاد ریاست پاکستان ہے۔ کانگریس پارٹی کی لیڈر گاندھی جی نے قائداعظم کے دو قومی نظریئے کی سختی سے مخالفت کی۔

"دنیا کی کوئی طاقت ہمیں پاکستان بنانے سے نہیں روک سکتی۔"

انہوں نے فرمایا۔

انگریزوں اور ہندوؤں کی ان ساری مخالفتوں کے باوجود قائداعظم محمد علی جناح نے آخر کار پاکستان جیسی آزاد ریاست حاصل کر کے چھوڑی۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ہمارے قائداعظم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔

بلاشبہ قائداعظم محمد علی جناح "بانیٔ پاکستان" ہیں۔ ان کا نام تاریخ اسلام اور تاریخ عالم میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

پاکستان پائندہ باد

کمپیوٹر

بیسویں صدی کی سب سے فائدہ مند ایجاد کمپیوٹر ہے۔ یہ اطلاعات پہنچانے والی ایک خوبصورت مشین ہے۔ اس میں ٹائپ رائٹر کی طرح کا بورڈ Key Board ہوتا ہے اور سامنے ٹی وی کی طرح ایک اسکرین جس پر منجملہ اطلاعات لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ دراصل کمپیوٹر کی ایجاد کا سہرا چارلس بابج ۱۷۹۲ء پر جاتا ہے جو انگلش ریاضی دان تھا۔ اس نے ریاضیاتی اطلاعات تخمینات Calculations کے لئے ایک مشین ایجاد کی ۔ دراصل وہ اپنی کمپیوٹر مشین بنانے سے پہلے ہی ۱۸۳۳ء میں مر گیا۔

۱۹۴۴ء میں امریکہ کے پروفیسر ہاورڈ آئکن نے پہلا آٹومیٹک کلکیولیٹر ایجاد کیا۔ جو مارک ون کہلایا۔ پھر آئی۔ بی۔ ایم (IBM) کمپیوٹر نے جدید ٹیکنالوجی میں انقلاب برپا کر دیا۔

کمپیوٹر دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اینالاگ کمپیوٹر (Analog)

۲۔ ڈیجیٹل کمپیوٹر (Digital)

آج کل ڈیجیٹل کمپیوٹر زیادہ چلتے ہیں۔

کمپیوٹر نظام بینکاری ،زراعت، خلائی سینٹر، علم طب، کارٹون، فلمسازی، گرافکس اور شعبہ ٔ انجینئرنگ میں کام کر رہے ہیں۔

آج کل کے کمپیوٹر انسانی دماغ سے کہیں زیادہ تیز ہو گئے ہیں۔ خصوصاً ہمارے تجارتی نظام کی لین دین میں کمپیوٹر بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

حادثہ :

قدرت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں۔ کبھی انسان بس اور موٹر کار کے نیچے آکر بال بال بچ جاتا ہے تو کبھی گھر میں آرام سے بیٹھے بٹھائے دم توڑ دیتا ہے۔

رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ طارق روڈ شاپنگ سینٹر میں عید کی تیاریوں کے سلسلے میں بڑا رش تھا۔ بوڑھے، جوان، بچے اور عورتیں تفریحاً گھوم پھر رہے تھے۔ ٹریفک زوروں پر تھی۔

طارق روڈ کی اگلی چورنگی جو دراصل منی بسوں کا اسٹاپ تھی وہاں چوراہے کا سگنل بند ہو گیا۔

تمام ٹریفک اور لوگ رک گئے۔ بد قسمتی سے ایک منی بس کے

بریک فیل ہو گئے ایک اَن پڑھ سا شخص اس وقت سڑک پار کر رہا تھا۔ وہ بیچارہ تیز رفتار منی بس کے نیچے آگیا۔ منی بس ڈرائیور نے دوبارہ بریک مارے۔

خدا کی شان! بریک فوراً لگ گئے۔ اس آدمی کو منی بس کی نیچے سے نکال لیا گیا۔ ورنہ وہ بس اس آدمی کو کچلتی ہوئی کہیں کی کہیں نکل جاتی۔

اس شخص کو معمولی سے زخم لگے تھے جس کی مرہم پٹی کے لئے اسپتال پہنچادیا گیا۔

ساری خلقتِ خدا دنگ رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کیسی قدرت ہے جسے چاہے موت کے منہ سے بچالے اور جسے چاہے تو طاقت ور شخص کے دل کی حرکت بند کر کے اسے اس جہان سے اٹھالے۔

مثل مشہور ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

چاندنی رات کی سیر

ایک دن کراچی کی مصروف زندگی سے تنگ آکر والد صاحب نے کلفٹن کی سیر کا پروگرام بنایا۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ اس رات پورا چاند نکلا ہوا تھا۔

شام پڑتے ہی ہم کلفٹن کے ساحل پر چہل قدمی کر رہے تھے مگر میں نے فرمائش کی کہ چاندنی رات میں لطف و مسرت حاصل کی جائے۔

میرے لئے وہ ایک یادگار رات تھی۔ چاند کی سنہری کرنیں تمام جانب بکھری ہوئی تھیں۔ دور پلے لینڈ کی رنگین بتیاں جل رہی تھیں مگر ساحل سمندر کی چاندنی رات کا لطف ہی کچھ اور تھا۔

اتفاقاً کم لوگوں کا ہجوم تھا ماحول میں چھائی ہوئی خاموشی عجب سامزہ دے رہی تھی۔ دُور کسی فقیر نے عارفانہ کلام گانا شروع کر دیا۔ فقیر کے گانا گانے کے انداز میں درد اور ترنم تھا۔ جب عشاء کی اذان سنائی دی تو وہ فقیر چپ ہو گیا۔

کلفٹن کے ساحل پر چھوٹی سی مسجد بڑی پیاری لگ رہی تھی۔ ہم نے باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد ٹفن سے رات کا کھانا کھایا۔ پھر میرے

کزن نے چند لطیفے سنائے۔ ہم کافی دیر تک ہنستے رہے۔

بعض لوگ کسی تاریخی عمارت پر رات بسر کرتے ہیں۔ ہم چاندنی رات میں کلفٹن کے ساحل پر تقریباً دو یا ڈھائی گھنٹے ٹھہرے۔ ہمیں وقت گزرنے کا خیال تک نہیں آیا۔ چاندنی رات کی ایک اپنی رونق تھی۔ اس کا ایک اپنا جادو تھا۔ چاندنی رات کا منظر روح میں پاکیزگی بھر دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ چاندنی رات دل و دماغ کو بہت بڑا سکون و اطمینان بخشتی ہے۔

بارش کا ایک دن

پچھلے سال کی بات ہے۔ موسم بہت اچھا تھا۔ میرا اسکول آٹھ بجے (صبح) لگتا ہے۔ میں نے ناشتہ کیا اور بس اسٹاپ کی طرف روانہ ہو گیا۔ تیز تیز ہوا چلنے لگی۔ پھر بھورے اور گہرے بادل آسمان پر چھانے لگے۔

جیسے ہی میری بس اسکول پہنچی۔ اندھیرا سا چھا چکا تھا۔ پہلی آندھی چلی پھر بوندا باندی ہونے لگی۔ بوندا باندی موسلا دھار بارش میں بدل گئی۔ میرے سارے کپڑے بھیگ گئے۔ کچھ ایسا ہی حال میرے ساتھیوں کا بھی ہوا۔

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے نوٹس جاری کر دیا کہ اسکول مین چھٹی کر دی گئی ہے۔ ہمیں گھر جانے کی فکر پڑ گئی کیونکہ اس وقت سخت بارش ہو رہی تھی۔ آسمان پر زور زور سے بجلی کڑک رہی تھی۔

پورے آدھے گھنٹے کے بعد بارش تھم گئی ہم اسکول سے نکلے ۔ سامنے جو دیکھا تو ایم۔ اے جناح پر پانی ہی پانی تھا۔ کاروں، رکشاؤں اور موٹر سائیکلوں میں خرابی واقع ہو گئی تھی۔ ہم سب کی کمر کمر تک پانی تھا

ہمیں بارش میں نہانے کا مزہ آگیا۔

پودوں، درختوں اور پھولوں کی مٹی دُھل چکی تھی۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا۔ یہ ایک پیارا سا منظر تھا۔ شرارتی بچے ایک دوسرے پر پانی پھینک رہے تھے۔ بسیں بھی پانی کے چھینٹے اُڑائے چلی جارہی تھیں۔

سرد ہوائیں چلنے لگیں۔ ہم کانپتے ہوئے گھر پہنچے۔ میری امی جان کافی فکر مند ہو گئیں کیونکہ مجھے ٹھنڈ لگ چکی تھی۔

حمام میں جلدی جلدی میں نے صاف ستھرے کپڑے پہنے نوکر نے گرم گرم چائے پیش کی۔ امی جان نے اصرار کر کے سوئیٹر پہنوایا۔

مجھے بارش کا وہ دن آج بھی یاد ہے کیونکہ ایسی بارش میں نے پہلی بار دیکھی تھی۔

تاریخی مقام کی سیر

(موھن جوڈارو)

گذشتہ گرمیوں کی چھٹیوں میں میرے والدین نے یہ پروگرام بنایا کہ موھن جوڈارو کی سیر کی جائے۔ ہم وہاں اپنی گاڑی پر گئے۔ موہن جوڈارو کراچی سے ۲۶۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ضلع لاڑکانہ میں واقع یہ شہر پانچ ہزار سال قبل کی تہذیب و ثقافت کا نادر مگر تباہ شدہ نمونہ ہے۔

کچھ عرصے پہلے کھدائی کرنے پر پتہ چلا کہ وہاں مضبوط اینٹوں سے قلعہ بندی کی گئی ہے۔ مجھے اس علاقے کی تباہ حالی کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا بہر حال میرے والد نے مجھے مختلف چیزوں کے بارے میں معلومات دیں جو وہاں موجود تھیں کہ پہلے جب اس علاقے میں لوگ رہتے تھے تو وہ چیزیں کیسے استعمال کی جاتی تھیں۔ انہوں نے مجھے ایک بڑا نہانے کا حوض رکھایا، محل دکھایا اور ستونوں سے سہارہ دیا ہوا ایک بڑا اسمبلی ہال بھی دکھایا۔

کچھ پرانے طرز پر بنے ہوئے آلات بھی ملے ہیں۔ نکاسی کا نظام بہت اچھا ہے

اور سڑکیں کشادہ ہیں۔ گھروں کے بنانے میں پلستر کا استعمال کیا گیا ہے جو سیمنٹ سے کسی طور پر کم نہیں۔ سونے چاندی کے خوبصورت زیور بھی ملے ہیں۔

میں وہاں کی چیزوں کو دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا۔ مگر مجھے ان کے اس طرح اچانک تباہ ہوئے جانے پر بہت افسوس ہوا۔ بلاشبہ ہمارا ملک پاکستان اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ دنیا کا یہ قدیم ترین تاریخی ثقافت و تمدن رکھنے والا شہر یہاں موجود ہے۔

صبح کی سیر

دل اور دماغ کی طاقت و توانائی کے لئے جسمانی کسرت ضروری ہے۔ جسمانی کسرت یعنی مشقت۔ چلنا پھرنا ہلکے قسم کی کسرت ہے۔ یہ بات یا مثل تو بہت مشہور ہے:

"تندرستی ہزار نعمت ہے"

لہذا صحت و تندرستی کے لئے صبح کی سیر بے حد ضروری ہے صبح کی سیر پھیپھڑوں اور قوتِ ہاضمہ کو بہتر سے بہتر بناتی ہے۔ نماز فجر باجماعت ادا کر کے میں باقاعدگی سے صبح کی سیر کے لئے جاتا ہوں۔ میں صبح سویرے اٹھنے والے پرندے کی طرح ہوں۔ میں سورج ابھرنے سے پہلے ہی سیر کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔

میں اکیلا ہی صبح کی سیر پر جانا پسند کرتا ہوں۔ اس وقت قدرت میری بہترین دوست ہوتی ہے۔

صبح سویرے پرندے درختوں پر چہچہا رہے ہوتے ہیں۔ پھول اور پودے رقص کر رہے ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہوتی

ہیں۔ شبنم کے پیارے پیارے قطرے سبزے پر چمک رہے ہوتے ہیں یعنی صبح کا منظر سہانا اور پیارا منظر ہے۔ اللہ میاں کا پاک تحفہ ہے ایسا سُہانا منظر۔

ایسا نظارہ میرے ذہن کو تروتازگی بخشتا ہے میری صبح کی سیر بے مزہ اور روکھی پھیکی نہیں ہوتی اس میں زندگی کی طاقت و توانائی ہوتی ہے۔ یہ سیر دن بھر کے کام کے لئے بہترین تحفہ ہے اگر غور کیا جائے تو قدرت خود ایک بہترین استاد ہے یعنی ہم اس سے بہت اچھی اچھی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

تندرستی قائم رکھنے کے لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صبح کی سیر باقاعدگی سے کیا کرے۔ خاص طور پر دل کے مریض صبح کی سیر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قدرت سے قوت بخش توانائی کے لئے صبح کی سیر ضرور کرنی چاہئے۔

میرا پسندیدہ مشغلہ

مشغلہ کسی بھی انسان کا شغل ہے جیسے وہ فرصت کے اوقات میں کرتا ہے۔ مشاغل کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً پرانے سکے جمع کرنا۔ ٹکٹ جمع کرنا، مچھلی کا شکار کرنا اور مصوری کرنا وغیرہ وغیرہ دراصل مشغلہ ذاتی شوق کا نام ہے اس میں انسان کو ذاتی قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

باغبانی میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ میں اپنے باغیچے میں زمین کھودتا ہوں، ان میں پودے لگاتا ہوں، قسم قسم کے پھول نکلتے ہیں۔ آج کل سبزیاں بھی لگانے کی کوشش کر رہا ہوں باغبانی کرنے سے میرے دل کو بڑی خوشی ملتی ہے میرے باغ میں رنگ برنگے پھول اور پودے ہیں۔ ایک پھول کا نام ہے سدا بہار جو سارے سال اگتے ہیں۔ میرے باغیچے میں چاروں طرف سدا بہار پھول اُگے رہتے ہیں۔ میری باغیچے میں دو آم کے درخت ہیں اور ایک شریفے کا پودا۔

بڑے بڑے لیموں کا ایک بڑا سا درخت ہے مجھے بازار سے لیموں خریدنے نہیں پڑتے۔ ان دنوں میں باغبانی پر دو تین اچھی کتابیں پڑھ رہا ہوں میں اپنا اکثر وقت اپنے باغیچے ہی میں گزارتا ہوں۔ مجھے اپنے باغیچے سے تازہ ہوا ملتی ہے۔ یوں بھی آکسیجن صحت کے لئے بڑی ضروری ہے۔

گھاس کا سبز رنگ آنکھوں کو توانائی اور طراوت بخشتا ہے۔

باغبانی کرنے سے جسمانی مشق بھی ہو جاتی ہے پھر دن بھر تھکان نہیں ہوتی۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے کے لئے باغبانی کرنا ایک اچھا عمل ہے۔ یعنی ایک صحت مندانہ عمل۔

ALSO AVAILABLE ...

1. Easy Approach to
   ENGLISH TRANSLATION
   Parts 1, 2 & 3

2. Easy Approach to
   ENGLISH GRAMMAR & COMPOSITION
   Parts 1, 2 & 3

ANWAR
BOOK DEPOT

PRICE: Rs. 25.00